Registered with The Registrar of news Papers for India at no. R.N. 61/57.

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہٗ و نصلی علٰی رسولہ الکریم

و علٰی عبدہ المسیح الموعود

REGD. NO. P/GDP. 3.

جلد ۲۵

شمارہ ۵۰

وَلَقَدْ نَصَرَكُمُ اللّٰهُ بِبَدْرٍ وَّاَنْتُمْ اَذِلَّةٌ

ہفت روزہ بدر قادیان

ایڈیٹر:- محمد حفیظ بقاپوری

نائبین: جاوید اقبال اختر، محمد انعام غوری

شرحِ چندہ

سالانہ ۱۵ روپے

ششماہی ۸ روپے

ممالکِ غیر ۳۰ روپے

فی پرچہ ۳۰ پیسے

The Weekly BADR Qadian PIN 143516

۱۷ ذوالحجہ ۱۳۹۶ ہجری | ۹ فتح ۱۳۵۵ ہش | ۹ دسمبر ۱۹۷۶ء

اخبارِ احمدیہ

قادیان ۶ فتح (دسمبر) سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق کوئی تازہ اطلاع موصول نہیں ہوئی۔

احباب اپنے محبوب امام ہمام کی صحت و سلامتی۔ درازیٔ عمر اور مقاصدِ عالیہ میں فائز المرامی کے لئے درد دل سے دعائیں جاری رکھیں۔

● حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی صحت بدستور کمزور ہوتی چلی جا رہی ہے۔ احباب سیدہ موصوفہ کی صحت و سلامتی اور درازیٔ عمر کے لئے دعا فرماتے رہیں۔

قادیان ۶ فتح (دسمبر) حضرت مولانا عبد الرحمٰن صاحب فاضل ناظر اعلیٰ و امیر مقامی سفر ربوہ پر ہیں۔ باقی درویشان بفضلہ تعالیٰ خیریت سے ہیں۔ الحمد للہ۔

قادیان ۶ فتح (دسمبر) محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ مع اہل و عیال بخیریت ہیں۔

الحمد للہ —— !!

زیاراتِ صالحین اور علمِ دین حاصل کرنے کی خاطر سفر کرنا موجبِ ثوابِ کثیر اور اجرِ عظیم ہے

جلسہ سالانہ کی عظمت و اہمیت اور مہتم بالشان اغراض و مقاصد

حضرت بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ علیہ الصلوٰۃ والسلام کے روح پرور ارشادات کی روشنی میں !

قادیان میں جماعتِ احمدیہ کا پچاسی واں جلسہ سالانہ بتاریخ ۲۶۔ ۲۷۔ ۲۸ فتح ۱۳۵۵ ہش مطابق ۲۶۔ ۲۷۔ ۲۸ دسمبر ۱۹۷۵ء منعقد ہو رہا ہے۔ جملہ احباب جماعت کو اس سراسر روحانی اجتماع میں شریک ہونے اور اس سے کما حقہٗ فائدہ حاصل کرنے کی کوشش کرنی چاہیئے۔ اس عظیم الشان جلسہ کی عظمت و اہمیت سے کما حقہٗ استفادہ کرنے کے بارے میں سیدنا حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام تحریر فرماتے ہیں کہ:—

" تمام مخلصین داخلین سلسلہ بیعت، اس عاجز پر ظاہر ہو کہ بیعت کرنے سے غرض یہ ہے تا دنیا کی محبت ٹھنڈی ہو اور اپنے مولیٰ کریم کی محبت دل پر غالب آ جائے۔ اور ایسی حالت انقطاع پیدا ہو جائے جس سے سفر آخرت مکروہ معلوم نہ ہو۔ لیکن اس غرض کے حصول کے لئے صحبت میں رہنا اور ایک حصہ اپنی عمر کا اس راہ میں خرچ کرنا ضروری ہے۔ تا اگر خدا تعالیٰ چاہے تو کسی برہانِ یقینی کے مشاہدہ سے کمزوری اور ضعف اور کسل دور ہو اور یقینِ کامل پیدا ہو کر ذوق و شوق پیدا ہو جائے۔ سو اس بات کیلئے ہمیشہ فکر رکھنا چاہیئے اور دعا کرنی چاہیئے کہ خدا تعالیٰ یہ توفیق بخشے اور جب تک یہ توفیق حاصل نہ ہو کبھی کبھی ضرور ملنا چاہیئے کیونکہ سلسلہ بیعت میں داخل ہو کر پھر ملاقات کی پرواہ نہ رکھنا ایسی بیعت سراسر بے برکت اور صرف ایک رسم کے طور پر ہوگی۔ اور چونکہ ہر ایک کیلئے بباعث ضعفِ فطرت یا کمیٔ مقدرت یا بعدِ مسافت یہ میسر نہیں آ سکتا کہ وہ صحبت میں آ کر رہے۔ یا چند دفعہ سال میں تکلیف اٹھا کر ملاقات کے لئے آوے۔ کیونکہ اکثر دلوں میں ابھی ایسا اشتعالِ شوق نہیں کہ ملاقات کے لئے بڑی بڑی تکالیف اور بڑے بڑے حرجوں کو اپنے اوپر روا رکھ سکیں لہٰذا قرینِ مصلحت معلوم ہوتا ہے کہ سال میں چند روز ایسے جلسہ کے لئے مقرر کئے جائیں جس میں تمام مخلصین اگر خدا تعالیٰ چاہے بشرطِ صحت و فرصت اور عدمِ موانع تاریخ مقررہ پر حاضر ہو سکیں۔ تو حتی الوسع تمام دوستوں کو محض للہ ربانی باتوں کو سننے کے لئے اور دعا میں شریک ہونے کے لئے اس تاریخ پر آ جانا چاہیئے۔

● اس جلسہ میں ایسے حقائق و معارف سنانے کا شغل رہے گا جو ایمان اور معرفت کو ترقی دینے کے لئے ضروری ہیں۔

● نیز ان دوستوں کے لئے خاص دعائیں اور خاص توجہ ہوگی اور حتی الوسع بارگاہِ ارحم الراحمین کوشش کی جائے گی کہ خدا تعالیٰ اپنی طرف ان کو کھینچے۔ اور اپنے لئے قبول کرے اور پاک تبدیلی ان میں بخشے۔

● ایک عارضی فائدہ ان جلسوں میں یہ بھی ہوگا کہ ہر ایک نئے سال میں جس قدر نئے بھائی اس جماعت میں داخل ہوں گے وہ تاریخ مقررہ پر حاضر ہو کر اپنے پہلے بھائیوں کے منہ دیکھ لیں گے اور روشناس ہو کر آپس میں رشتہ تودد و تعارف ترقی پذیر ہوتا رہے گا۔

● جو بھائی اس عرصہ میں اس سرائے فانی سے انتقال کر جائے گا اس جلسہ میں اس کے لئے مغفرت کی جائے گی۔

● تمام بھائیوں کو روحانی طور پر ایک کرنے کے لئے اور ان کی خشکی اور اجنبیت اور نفاق کو درمیان سے اٹھا دینے کے لئے بدرگاہِ حضرت عزت جل شانہٗ کوشش کی جائے گی

—— اور ——

● اس روحانی جلسہ میں اور بھی روحانی فوائد اور منافع ہوں گے جو انشاء اللہ القدیر وقتاً فوقتاً ظاہر ہوتے رہیں گے اور کم مقدرت احباب کے لئے مناسب ہوگا کہ پہلے ہی سے اس جلسہ میں حاضر ہونے کا فکر رکھیں۔ اور اگر تدابیر اور قناعت شعاری سے تھوڑا تھوڑا سرمایہ خرچ سفر کے لئے جمع کرتے جائیں اور الگ رکھتے جائیں تو بلا توقف سرمایہ میسر آ جائے گا۔ گویا سفر مفت میسر ہو جائے گا۔"

(آسمانی فیصلہ)

جلسہ سالانہ قادیان

مورخہ ۲۶۔ ۲۷۔ ۲۸ فتح (دسمبر) ۱۳۵۵ ہش (۱۹۷۶ء) کو منعقد ہوگا !!

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی منظوری سے اعلان کیا جاتا ہے کہ امسال جلسہ سالانہ قادیان انشاء اللہ ۲۶۔ ۲۷۔ ۲۸ فتح (دسمبر) ۱۳۵۵ ہش (۱۹۷۶ء) کو منعقد ہوگا۔ جملہ جماعتہائے احمدیہ اور مبلغین کرام سے درخواست ہے کہ احباب جماعت کو مذکورہ تاریخوں سے مطلع کیا جائے تا احباب زیادہ سے زیادہ تعداد میں شمولیت کر کے اس عظیم الشان روحانی اجتماع سے مستفید ہو سکیں ⁘

ملک صلاح الدین ایم۔ اے۔ پرنٹر و پبلشر نے فضل عمر پرنٹنگ پریس محلہ احمدیہ قادیان میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان (پن ۱۴۳۵۱۶) سے شائع کیا۔ پروپرائٹر: صدر انجمن احمدیہ قادیان

آل بنگال احمدیہ مسلم کانفرنس اور

مجلس خدام الاحمدیہ کلکتہ کی طرف سے سوونیر کی پیشکش

از محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر دعوت و تبلیغ قادیان

الحمد للہ ثم الحمد للہ کہ موصولہ رپورٹ کے مطابق آل بنگال احمدیہ مسلم کانفرنس، کلکتہ میں مورخہ ۲۶ و ۲۷ رنبوت (نومبر) کو منعقد ہوکر کامیابی کے ساتھ اختتام پذیر ہوئی۔ مفصل رپورٹ تو انشاء اللہ بعد میں منتظمین کی طرف سے آجائے لیکن مکرم عبد الحمید صاحب جگو (ماریشس) کی طرف سے جو اطلاع ملی ہے اس سے معلوم ہوا ہے کہ بفضلہ تعالےٰ ہماری یہ کانفرنس بہت کامیاب رہی۔ چنانچہ ٹیلی ویژن اور آل انڈیا ریڈیو نے اپنی نشریات میں اس کا نمایاں ذکر کیا۔ اسی طرح کثیر الاشاعت مشہور و معروف اخبارات "Statesman" اور "Amrita Bazar patrika" نیز دیگر اردو اخبارات نے اس کانفرنس کا نمایاں طور پر ذکر کیا ہے۔

اللہ تعالےٰ اس کانفرنس اور ہماری حقیر مساعی کے بہتر نتائج برآمد فرمائے۔ آمین۔

۲ — اس کانفرنس کی تقریب کے موقع پر مجلس خدام الاحمدیہ کلکتہ نے صرفِ کثیر سے ایک دیدہ زیب تبلیغی مجلّہ (SOUVENIR 1976) پیش کیا ہے ——— کلکتہ کی جماعت نے اپنی سالانہ کانفرنس اور سوونیر کی ترتیب و پیشکش میں کافی محنت اور دلچسپی سے حصہ لیا۔ یوں تو جماعت کے سب ہی افراد اس کام میں کسی نہ کسی طرح کا تعاون دیتے رہے لیکن مندرجہ ذیل اشخاص جن کے ذمہ جماعت نے خصوصی ڈیوٹیاں عائد کی تھیں، انہوں نے اپنی مفوّضہ ڈیوٹیوں کو ادا کرنے میں دن رات ایک کیا۔ اللہ تعالیٰ نے ان کی محنت اور دعاؤں کو قبول فرمایا اور اپنے فضل سے کانفرنس اور سوونیر کی پیشکش کو کامیاب بنایا۔ الحمد للہ علیٰ ذٰلک۔

مجھے بتایا گیا ہے کہ سوونیر کی تیاری میں مینجنگ کمیٹی کے حسب ذیل ممبران تھے:-

مکرم شہزادہ پرویز صاحب - چیئرمین
مکرم مقبول احمد صاحب سہگل - پریذیڈنٹ
مکرم نصیر احمد صاحب بانی - وائس پریذیڈنٹ
مکرم عبد الحمید صاحب جگو - جنرل سیکرٹری
مکرم محمد نعیم صاحب سہگل - نائب سیکرٹری
مکرم لقمان احمد جہانگیر صاحب - خزانچی

ایڈیٹوریل بورڈ چار افراد پر مشتمل تھا:-

مکرم عبد الحمید صاحب جگو - ایڈیٹر
مکرم سید نور عالم صاحب ایم اے امیر جماعت کلکتہ
مکرم شرافت احمد خان صاحب بی ایس سی ایل ایل بی
مکرم نصیر احمد صاحب بانی -

تمام امور میں رہنمائی کے لئے ایک بورڈ مقرر کیا گیا تھا جس کے حسب ذیل ممبران تھے:

مکرم مولوی سلطان احمد صاحب ظفر مبلغ انچارج کلکتہ
مکرم ماسٹر مشرق علی صاحب۔
مکرم منیر احمد صاحب بانی۔
مکرم محمود احمد صاحب سلیم سہگل۔
مکرم منظہر احمد صاحب بانی۔
مکرم کے۔ کے عمر صاحب۔
مکرم ظفر احمد صاحب۔
مکرم چوہدری منیر احمد صاحب۔ اور
مکرم محمد فیروز الدین صاحب انور

اور سب کام مندرجہ ذیل احباب کی سرپرستی میں تکمیل پائے:-

الحاج مکرم میاں محمد حسین صاحب بانی
مکرم میاں محمد عمر صاحب سہگل۔
الحاج مکرم محمد شمس الدین صاحب
الحاج مکرم محمود احمد صاحب۔

سوونیر کے دیکھنے اور مطالعہ کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ مذکورہ احباب نے نہایت محنت اور جانفشانی اور کافی پیسہ خرچ کرکے اس کو تیار کیا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور خلفائے کرام کی تصاویر کے علاوہ حضور ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز اور حضرت چوہدری محمد ظفر اللہ خانصاحب کے پیغامات اور مختلف تبلیغی و تربیتی عنوانات پر ٹھوس مضامین، مضمون نگار کی تصاویر کے ساتھ شائع کئے گئے ہیں۔ نیز تبلیغی افادہ کے پیشِ نظر خاکسار کے دورہ ماریشس اور انٹرویو وغیرہ کی رپورٹ مع تصاویر دی گئی ہے۔

یہ سوونیر تعلیمیافتہ طبقہ میں انشاء اللہ تبلیغی نقطہ نظر سے سودمند ثابت ہوگا۔

ایڈیٹوریل بورڈ خاص طور پر شکریہ کے مستحق ہے، جس نے مضامین کی ترتیب اور اردو مضامین کے انگریزی ترجمہ میں کافی محنت کی۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ ساری جماعت کو عموماً اور مذکورہ احباب کو خصوصاً اپنی جناب سے بہترین جزا دے۔ اور ان کے ایمان اور اخلاص میں برکت دے اور مزید خدماتِ دینیہ کی توفیق بخشے۔ احباب جماعت بھی ان کے لئے دعا فرمائیں۔

عزیز مکرم عبد الحمید صاحب جگو جو ماریشس کے باشندہ ہیں، حصول تعلیم کی غرض سے کلکتہ میں مقیم ہیں۔ خدا تعالےٰ نے انہیں کانفرنس اور سوونیر کی اشاعت میں نمایاں کردار ادا کرنے کی توفیق بخشی۔ اللہ تعالےٰ عزیز کو جماعت کے لئے بہتر اور قابل وجود بنائے۔

محترم سید نور عالم صاحب امیر جماعت احمدیہ کلکتہ کی زیر ہدایت اور قیمتی نصائح اور مشوروں کے تحت سوونیر اور وسیع پیمانے پر منعقدہ جلسہ پیشوایانِ مذاہب اور احمدیہ کانفرنس کا دوسرا اجلاس بحسن و خوبی اختتام پذیر ہوئے۔

میری دعا ہے کہ خدا تعالےٰ ان تمام بزرگوں۔ بھائیوں اور عزیزوں کو اپنے خاص فضلوں سے نوازے اور ان کی یہ تبلیغی خدمت قبول فرمائے آمین۔

نوٹ: ۹۰ صفحات پر مشتمل، اعلیٰ کاغذ پر شائع شدہ باتصویر سوونیر، باوجود اس کے کہ اس کی اشاعت پر کافی خرچ آیا ہے۔ منتظمین نے اصل لاگت سے بھی کم صرف -/۱۰ روپے اس کی قیمت مقرر کی ہے۔ تا احباب زیادہ سے زیادہ اس سے استفادہ کرسکیں۔

احباب، جماعت احمدیہ کلکتہ سے حسب ضرورت منگوا سکتے ہیں۔ بلکہ زیادہ تعداد میں منگوا کر اپنے حلقہ احباب میں تبلیغی نقطۂ نظر سے تقسیم بھی کیا جا سکتا ہے۔

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کی طرف سے

احباب جماعت کے نام عید مبارک کا روحانی تحفہ

قادیان ۲ رفتح (دسمبر) سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے احباب ہندوستان کو عید الاضحیہ کے مبارک موقع پر بذریعہ تار عید مبارک کا روحانی تحفہ ارسال فرمایا ہے۔ جس کا ترجمہ درج ذیل ہے:-

"عید مبارک! اللہ تعالےٰ آپ سب پر اپنی رحمتیں اور برکتیں نازل فرمائے۔ جلسہ سالانہ کی کامیابی کے لئے احباب دعائیں کرتے رہیں۔

خلیفۃ المسیح الثالث"

احباب جماعت اپنے محبوب امام ہمام کی صحت و سلامتی اور درازئ عمر نیز آپ کے مقاصدِ عالیہ میں فائز المرامی کے لئے التزام سے دعائیں کرتے رہیں۔ اور جیسا کہ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے خاص طور پر جلسہ سالانہ کی کامیابی کے لئے احباب جماعت کو دعاؤں کی تلقین فرمائی ہے، احباب اس سلسلہ میں دردِ دل سے دعائیں کریں۔ نیز یہ بھی دعا کریں کہ حضور کی مؤیّد من اللہ قیادت میں جماعت تمام مشکلات اور وقتی ابتلاؤں سے پورے طور پر سرخرو ہوکر نکلے اور اپنی روحانی منزلِ مقصود کی طرف نہایت تیزی کے ساتھ قدم آگے بڑھاتی چلی جائے۔ اور اسلام کے موعود غلبہ کے دن جلد از جلد قریب آئیں۔

خدا تعالےٰ ہم سب کو حضور انور کی روحانی قیادت میں زیادہ سے زیادہ خدماتِ دینیہ بجالانے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

—٭— —٭— —٭—

درخواست دعا اور شکریہ احباب

عزیز عبد الرشید بدر تاحال ہسپتال میں زیرِ علاج ہے یکم دسمبر کی رپورٹ کے مطابق پہلے کی نسبت کچھ افاقہ ہے۔ ان پریشانی کے ایام میں جس کثرت سے احباب نے بذریعہ خطوط دلی ہمدردی فرماکر ہمارے لئے قلبی تقویت کا سامان کیا اور دعائیں کیں اور عزیز کی بیماری کی تازہ کیفیت دریافت کی ہے سب احباب کو فرداً فرداً جواب لکھنا ممکن نہیں اس لئے بذریعہ اخبار بدر میں ان سب احباب کا دلی شکریہ ادا کرتے ہوئے درخواست کرتا ہوں کہ اپنی پُرخلوص دعاؤں کا سلسلہ جاری رکھیں۔ خدا کرے کہ عزیز کی بیماری جڑھ سے ختم ہو جائے اور پھر ہماری تمنا کے مطابق مخلوق خدا اور جماعت کی بھرپور خدمت کی توفیق پائے۔ آمین۔ محمد حفیظ بقاپوری ایڈیٹر بدر

قیامت تک انسانی عقل حضرت مسیح موعودؑ کی کتب سے نئی نئی باتیں نکالتی رہے گی۔

جو لوگ خدا کی راہ میں خرچ کرتے ہیں خدا ان کو تنگ نہیں رکھا کرتا!

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا جماعت احمدیہ کینیڈا سے ولولہ انگیز خطاب

مرتبہ مکرم محمد ذکریا ورک جنرل سیکرٹری جماعتِ احمدیہ ٹورنٹو۔ (کینیڈا)

انسانی عقل کہتی ہے کہ

انسانی عقل تمہارے کام نہیں آسکتی۔ ربوہ میں ہر اتوار کو دو سو، تین سو بعض دفعہ پانچ سو، چھ سو اور ایک دن کو بارہ سو اتوار والے دن آگئے جن میں سے ۱۵۰ کے قریب غیر احمدی علماء تھے۔ بڑی بڑی داڑھیاں رکھی ہوئیں وہ بھی سننے کے لئے آگئے میں نے کہا کہ تم کو ماننا پڑے گا کہ عقل کام نہیں آتی میں نے ان سے کہا کہ تمہارے نزدیک عقل کا دروازہ بھی بند ہے اور ہمارا یہ ذاتی مشاہدہ ہے جماعتِ احمدیہ کے ہزارہا لاکھوں افراد کا کہ جب وہ رو کر دروازہ کھٹکھٹاتے ہیں تو وہ دروازہ ان کے لئے کھولا جاتا ہے لیکن تم کہتے ہو کہ کسی کو

سچی خواب نہیں آسکتی

خود دروازہ تم نے بند کر دیا ہے کہاں جاؤ گے۔ کہاں جا کے سر پیٹو گے اپنا۔ کوئی اور دروازہ تمہارے لئے کھلا نہیں یا تو در کوئی در تمہارے لئے کھلا ہو اور یا پھر تمہارے سامنے مصیبتیں ہیں۔ یہ چیزیں قرآن کریم ہمیں بتلاتا ہے حضرت مسیح موعودؑ نے اپنی کتب میں لکھا ہے کہ ان چیزوں کا آپ کی خون کے اندر دوران ہونا چاہیئے۔ یہاں آ کے میں بڑا پریشان ہوا ہوں۔ کچھ تو ہمارے وہاں کے دفتر کی غلطی ہے کہ پورے سیٹ کتب حضرت مسیح موعود کے یہاں بھجوائے گئے تھے ان میں سے بھی بعض کتابیں ضائع ہو گئیں۔ یعنی امریکہ میں اور میرا خیال ہے کینیڈا میں بھی (اس پر حضور نے نیشنل امیر کینیڈا کو مخاطب کر کے فرمایا آپ کے پاس پورا سیٹ ہے کہ نہیں؟؟ امیر صاحب نے منفی میں جواب دیا) یعنی جو ہماری غذا جو ہماری زندگی جس پر حیاتِ انسانی کا مدار ہے وہ ہمارے پاس نہیں وہ تو ہر وقت آپ کے سامنے آپ کے بچوں کے سامنے دہرائی جانی چاہئیں۔ عورتوں کے سامنے وہ باتیں دہرائی جانی چاہئیں۔ بڑوں کو وہ پڑھنی چاہئیں غور کرنا چاہئیں میں نے بعض حصوں کو

پچاس یا سو دفعہ پڑھا ہوگا۔

اور ہر دفعہ اس طرح معلوم ہوتا ہے پہلی دفعہ پڑھ رہا ہوں کوئی نہ کوئی نئی چیز سامنے آجاتی ہے کیونکہ یہ بھی بیج کی طرح ہے جس طرح قرآن کریم کتاب مکنون ہے اور جس طرح آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی احادیث یعنی TRADIONS کے بعض حصے بھی ایسے ہیں جو مکنون کی طرح بیج کی طرح ہیں بیج مکنون ہے چھپی ہوئی چیز ہے۔ جو آم کا اتنا بڑا درخت بن جاتا ہے بڑ کا درخت بن جاتا ہے یہ اس بیج میں چھپی ہوئی طاقتیں ہیں۔ یہی بیج حضرت مسیح موعودؑ کا ہے کبھی تو آپ تفسیر کر رہے ہوتے ہیں اور کبھی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی تفسیر کی آگے تشریح کر رہے ہوتے ہیں۔ حضرت مسیح موعود کی

کوئی تحریر ایسی نہیں

جو قرآن کریم کی تفسیر نہ ہو اس میں ہم دیکھتے ہیں کہ تفسیر اور تشریح تفسیر کا اتنا بڑا سمندر ہمارے سامنے آگیا ہے میں یقین کے طور پر علی وجہ البصیرت آپ کو کہتا ہوں کہ میں اس بات کا قائل ہوں کہ قیامت تک انسان کی عقل حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب سے نئی نئی باتیں نکالتی رہے گی۔ تب بھی وہ ختم نہ ہو گی۔ کیونکہ جو آپؑ نے لکھا وہ تفسیر قرآنی ہے جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کی یا خود قرآن نے جو نہ ختم ہونے والا سمندر ہے وہ ان کی تفسیر ہے یا تشریح ہے لیکن یہ سمجھنا کہ آپ کو اس کی ضرورت نہیں اس سے زیادہ بدقسمت اور محروم احمدی میرے نزدیک کوئی نہیں جو یہ سمجھتا ہے کہ مجھے کتب حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی ضرورت نہیں میرے بچوں کو نہیں بڑے بڑے

سائنسدان جو ہیں

ان کی کتب کو پڑھیں مسائل معلوم ہو جائیں گے سائنسدان ایک زمانہ پہلے کی باتوں کو CONTRADICT کر دیتا ہے ایک ملک کا سائنس دان دوسرے ملک کے سائنس دان کو CONTRADICT کر دیتا ہے امریکن فزیشن کہتا ہے کہ مرتے دم تک کلشیم (CALCIUM) کا استعمال نہ چھوڑو اور انگریز ڈاکٹر کہتا ہے کہ ۲۵ اور ۲۷ سال تک اسے بالکل نہ کھانا۔ آج کی دنیا میں دو عقلیں ٹکرا گئیں معاشرہ ہے اقتصادیات ہے بڑے بڑے عقلمند ہیں پوری دنیا میں ان کی دھوم ہے یہ امریکہ کا عقلمند یہ کینیڈا کا عقلمند ہے یہ روس کا عقلمند ہے یہ Socialist China کا عقلمند اور جب ان میں سے ماہر EXPERT بات کریں تو کہتا ہے میری عقل

اس نتیجہ پر پہنچی ہے

دوسرا کہتا ہے نہیں نہیں میری عقل اس نتیجہ پر پہنچی ہے Socialist China کہتا ہے ہماری عقل اس نتیجہ پر پہنچی ہے۔ تین عقلیں ٹکرا گئیں ہم کہاں جائیں تو ہر احمدی کے لئے علیٰ وجہ البصیرت دروازہ کھلا ہے اور خدا تعالیٰ کے جلوے ظاہر ہو رہے ہیں۔

میرے پاس ایک نوجوان آیا

بائیس تئیس سال کی عمر کا ہوگا۔ اس کے ہواس اڑے ہوئے تھے آنکھوں میں وحشت تھی بہت پریشان میں نے اس کی شکل دیکھی تو نے اس کو کہا کہ پہلے تو میں تم کو دل کی طاقت کی دوائی لا کر دیتا ہوں پھر باتیں کریں گے۔ میں نے ہومیوپیتھک دوائی کی ایک خوراک اس کو لا کر دی۔ پھر میں نے اس کو کہا تم نوجوان آدمی ہو تمہیں ہوا کیا ہے؟؟ وہ کہنے لگا یہی تو میری بیماری ہے وہ کسی دیہات کا رہنے والا تھا کہنے لگا کہ لائل پور کسی مل میں کام کر رہا ہوں کئی مہینے ہو گئے کہ مجھے یہ بیماری ہے کہ ہر تین گھنٹہ میں ایک دفعہ بے ہوش ہو جاتا ہوں۔ یہاں دفتر لیٹ آیا ملاقاتی بہت تھے چار گھنٹہ آپ کی ملاقات کے لئے انتظار کرنا پڑا اس دوران دو دفعہ بے ہوش ہو گیا ہوں دوسری بے ہوشی کے بعد آپ کے پاس آیا ہوں۔

میں نے اس کی نبض دیکھی

خدا تعالیٰ نے اس کو نعمت دی تھی۔ میں کوئی ڈاکٹر نہیں ہوں بہت سارے دوست میرے پاس آتے ہیں میں کہتا ہوں کسی ڈاکٹر کے پاس جاؤ میرے پاس کیا لینے آئے ہو۔ خیر مجھے خدا تعالیٰ نے یہ سمجھایا کہ یک دم اس کا دوران خون ۔۔۔

(BLOODPRESSVRS) گرتا ہے اور یہ بے ہوش ہو جاتا ہے اور پھر دل کی طاقتیں اس کو ہوش میں لے آتی ہیں۔ میں نے اس کو کہا کہ یہ دوائی دیتا ہوں اسے کھا لو اور کل صبح میرے پاس آنا وہ اگلے دن آیا میں عصر کی نماز کا سلام پھیرنے کے بعد کھڑا ہوا تو مجھے کسی کے گرنے کی آواز آئی پیچھے مڑ کے دیکھا تو وہی بے ہوش ہو کے گرا ہوا تھا لوگ دوڑے میں نے ان کو ہٹایا کہ اسے چھوڑ دو اسے آرام آ جائیگا پانچ سات منٹ کے بعد اس کو میرے پاس بھیج دینا وہ میرے پاس آیا میں نے اس کو کہا کہ تمہیں تو صبح آنا تھا۔ آئے نہیں ؟؟ کہنے لگا کہ فائدہ ہوا کئی مہینے کے بعد دورہ نہیں پڑا جب تک میں یہ کھاتا رہا دورہ نہیں پڑا پھر میں نے سستی کی اور کہا آج نہیں کل لے لیں گے۔ یوں خوراکوں کے درمیان وقفہ لمبا ہو گیا۔ اس کو میں نے دوبارہ دوائی دی تو کچھ عرصہ بعد خط آیا کہ میرے دورے تو بند ہو گئے لیکن مجھے نکسیر آنی شروع ہو گئی ہے بہت خون بہتا ہے میں نے اپنی جگہ سوچا کہ جاؤ ڈاکٹر کو دکھاؤ خیر میں نے اس کو جواب لکھا کہ گریپ فروٹ کا موسم ہے اور لائل پور میں بہت ملتے ہیں تم روزانہ ایک گریپ فروٹ کھایا کرو آٹھ یا دس دن بعد خط آیا کہ میں نے آپ کے مشورے سے گریپ فروٹ کھائے اور نکسیر آنا بند ہو گئی تو یہ چیز ہے کہ

انسان بڑا کمزور ہے

لیکن انسان کو یہ خیال نہیں ہونا چاہیئے کہ خدا بھی کمزور ہے اس سے بڑی کوئی حماقت نہیں ہو سکتی ــــ یہ جو انہوں نے فتویٰ دیا کہ کسی کو سچی خواب نہیں آ سکتی اور دوسرا فتویٰ کہ :-

"NOT MUSLIM FOR THE PURPOSES OF CONSTITUTION OR LAW——"

اس وقت احمدی گھبرا کے میرے پاس آتے تھے تین سو چار سو روزانہ چھ یا سات گھنٹے مجھ کو ان کے پاس رہنا پڑتا تھا۔ ان کا MORALE اونچا کرنے کے لئے ان کے چہرے غم کی بجائے جب تک بشاشت والے نہ ہو جاتے میں ان کو اپنے پاس سے نہ جانے دیتا تھا۔ بچے بھی مغموم یہاں آتے تھے کسی کا گھر لوٹا گیا کسی کی دکان تباہ ہو گئی۔ کسی کا رشتہ دار قتل ہو گیا کسی کا پانی بند کر دیا گیا کسی کی فصلیں تباہ ہو گئیں آپ کو کیا پتہ کہ وہاں کیا کیا ہوا۔ سوائے ان کے جو وہاں تھے۔ میں ان بچوں سے پوچھتا تھا کوئی آٹھ دس سال کا بچہ لے لیتا تھا۔ اور پوچھتا کیا تجھے کوئی سچی خواب آئی۔؟؟ وہ کہتا ہاں آئی۔ کیا آئی ؟؟

"ساڈی منیں بچہ دین والی سی خدا نے مینوں دسیا کٹی ہوون والی اے تے کٹی ہو گئی"

اب خدا نے اس بچے کی سمجھ کے مطابق ہی خواب نازل کرنی تھی۔ ہمیں بھی یہ حکم ہے کہ ہر ایک کی سمجھ کے مطابق بات کیا کرو رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم کا جو حکم ہے تخلقوا باخلاق اللہ کا یہی مفہوم ہے اللہ تعالیٰ

اپنے بندوں سے سلوک

ان کی سمجھ کے مطابق کرتا ہے اور جو اس سے امیدیں باندھتے ہیں اس کے مطابق اس کی قوتوں اور طاقتوں کے جلوے ظاہر ہوتے ہیں تو انسان کو بھی ایسا ہی کرنا چاہیئے۔ سوال یہ نہیں کہ "کٹا" ہوگا یا کہ "کٹی" سوال یہ ہے کہ جو بات ہونے والی ہے وہ کسی انسان کو علم نہیں سوائے علام الغیوب کے کوئی نہیں کہہ سکتا۔ کوئی انسان دو منٹ بعد کی بابت نہیں بتلا سکتا

ایک شخص جو زمیندار ہے

اس کو ایک دفعہ رمضان میں تین خوابیں آئیں اس نے مجھے تینوں بتلا دیں میں نے اس کو تاکید کی کہ تیسری خواب کسی کو نہ بتلانا اور نہ ہی اس وقت میں آپ کو بتلاؤں گا۔ پہلی دو خوابیں خدا نے اس کو اس لئے بتلائیں تا وہ چند گھنٹوں کے اندر پوری ہو جائیں تا اس کو یہ یقین ہو جائے کہ اتنی اہم بات کے متعلق جو مجھے خواب دکھلائی جا رہی ہے۔ وہ پوری ہو جائے وہ کہتا ہے کہ ایک موقع پر میں نے روزہ رکھا نفل پڑھے نماز پڑھی اور سو گیا مجھے یہ خواب آئی کہ ایک شخص میرے پاس آیا ہے اور اس کے پاس میرا ٹریکٹر ہے اس کے معاً بعد آنکھ کھل گئی دوبارہ نیند آئی تو خواب میں دیکھا کہ میرا ٹریکٹر کھیت میں چل رہا ہے اور چلتے چلتے رک گیا اس کے بعد آنکھ کھل گئی دوبارہ نیند آئی اور پھر میں دوبارہ سو گیا تو مجھے خواب آئی یہ خواب میں نے آپ کو نہیں بتلانی خواب میں اس کو بڑی اہم خبر بتلائی گئی تھی۔ کہتا ہے کہ میں ابھی اٹھا بھی نہ تھا کسی بچہ نے مجھے آ کر بتلایا کہ ٹریکٹر نہیں چل رہا میں گیا اور جا کر کے دیکھا کہ ٹریکٹر چل رہا تھا چنانچہ میں کھیت میں چلا گیا اور ہل چلانا شروع کیا آدھا کام کیا تھا کہ ٹریکٹر کھڑا ہو گیا۔

اس پر خواب کا

بہت اثر تھا پہلی دو خوابیں اس کو اس لئے دکھلائی گئیں تا آنے والی خبر کا اسے یقین ہو۔ ہزار ہا احمدی ایسے ہیں کہ جن کی عملی زندگی میں خدا کا پیار ظاہر ہوا چوہدری انور حسین صاحب جن کے علاقہ میں آج

بہت احمدی ہو رہے ہیں۔

وہ بڑی ہمت سے کام لے رہے ہیں میں نے ان سے کہا تھا کہ بس MOMENTUM کو کم نہ ہونے دینا پیچھے سے دھکا دیتے جاؤ تو وہ دن رات محنت کرتے ہیں پیسے خرچ کرتے ہیں لوگوں کو ربوہ لے کر آتے ہیں پارٹیشن سے پہلے کی بات ہے جب یہ احمدی ہوئے ان کا خاندان جاہل اور ان پڑھ یہ پہلے تھے جس نے B.A کے امتحان تک تعلیم حاصل کی ان کے خاندان کا ایک وفد حضرت مصلح موعودؓ کے پاس آیا اور کہنے لگا کہ ایک بچہ جس نے پڑھا وہ بھی آپؓ نے ہم سے چھین لیا۔ یہ بھی اب مُلّا بن جائے گا۔ اب اس نے پڑھائی چھوڑ دینی ہے اور یہ تو مارا گیا ہم نے اس سے اتنی امیدیں وابستہ کی تھیں۔ حضرت مصلح موعودؓ نے فرمایا کہ اگر

اس کا دل مان جائے

تو میں کیسے اس کو دھکے دے کر باہر نکال دوں یہ ثابت قدم ہے اسے تو صداقت کا نور نظر آیا۔ یہ کہتے ہیں کہ پڑھائی کی طرف میرا دل نہ لگتا تھا اور مجھے ڈر رہتا تھا کہ والدین نے جو جا کر کہا تھا کہ یہ پڑھتا نہیں تو وہ پورا ہو جائیگا۔ حضرت مصلح موعودؓ کو بار بار

دُعا کیلئے لکھتا تھا

وہ کہتے ہیں کہ اس کے بعد انہوں نے بی اے یا قانون کا امتحان دیا اور بلا استثناء ان کو ہر رات خواب میں پرچہ پہلے سے دکھلایا گیا اس کے مطابق انہوں نے پڑھا اور تیاری کی اور جا کے امتحان دیا اور اچھے نمبروں پر پاس ہو گئے اب وہ بڑے اچھے کامیاب وکیل ہیں خدا تعالےٰ نے ان کے مال میں بھی برکت دی ہے پتہ نہیں اب لوگوں کو کیا ہو گیا ہے حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنے زمانہ میں احمدیوں کو تربیت دے کر جس مقام تک پہنچایا وہاں بھی اب کھڑا نہیں رہنا چاہتے یہ صحیح ہے کہ شروع میں جب حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے دعویٰ کیا تو کوئی مسلمان خدا کے نام پر اسلام کی خاطر دونی اور چونی دینے کے لئے تیار نہ تھا۔ پہلی کلاس جنہوں نے پاس کی انہوں نے دو آنے چار آنے آٹھ آنے چندہ خدا کی راہ میں دیا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنی کتب میں ان کا نام لکھ دیا

اب قیامت تک کے لئے

ان کے نام دُعاؤں کے لئے پڑھے جائیں گے تو اصل وجہ یہ تھی کہ بات دونی کی نہیں تھی وہ تو کھوٹا دھیلہ بھی نہیں دینا چاہتے تھے۔

THEY WERE SO MISERLY IN THE WAY OF ALLAH THEY DID'T SPEND A SINGLE PENNY THEN LATER ON I KNOW QUITE A FEW PEOPLE WHO ARE "MOOSIS" FOR 1/3 OF THEIR PROPERTY

یہ بڑی قربانی ہے 1/16 تو چھوٹی قربانی ہے اتنے پیسے تو ہمارے بچے دینے لگے ہیں خدام الاحمدیہ کو جو ان کا خرچ ملتا ہے پتہ نہیں کیا ہو گیا ہے یہاں گو کہ میں اس وقت آپ سے غصہ نہیں ہونا چاہتا تا یہ نہ کہیں کہ پہلی دفعہ آیا اور غصے ہو کے چلا گیا۔

ہم آپ کو بتا رہے ہیں

یاد دہانی کرانا چاہتا ہوں میں نے آپ کو بتانے کی کوشش کی ہے کہ انسان کے بچانے کی ذمہ داری آپ کی ہے اس کے لئے آپ کو اپنی توجہ دینی چاہئیے اس کے لئے مناسب ذرائع کو اختیار کیا جانا چاہئیے

اب ذرا ایٹم کو لے لیں

مثلاً جو ایٹم کے ہتھیار MISUSE کرکے ایٹم کی طاقت سے انسان نے بنائے اس کا علم انسان کو پہلی بار SECOND WORLD WAR میں ہوا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا وصال ۱۹۰۸ء میں ہوا آپ کو اللہ تعالیٰ نے بتلا دیا تھا کہ اس زمانہ میں ہلاکت کے ایسے سامان پیدا ہوں گے کہ علاقوں سے لائف (LIFE) ختم ہو جائے گی۔ انسان نہیں چرند اور پرند نہیں بلکہ ہر قسم کی زندگی ختم ہو جائے گی۔ اب وہ MARS میں ڈھونڈ رہے ہیں کہ شاید BECTARIA مل جائے تو پتہ لگے کہ وہاں کچھ زندگی کے آثار ہیں یا نہیں آپ نے فرمایا:-

'LIFE WOULD BE DESTROYED IN CARTAIN REGIONS'

لوگ ہنستے تھے جب سے انسان پیدا ہوا ایسی کوئی آفت تو نہیں آئی کہ زندگی ہی ختم ہو جائے پھر طاقت بن گئی اور انسان کی طاقت ظاہر ہو گئی تو اس نے اس کا صحیح استعمال کرنے کی بجائے غلط استعمال کر لیا

THIS WAS THE FIRST MANIFASTATION OF THAT PROPHECY IN THAT YEAR

ساری ہلاکت کی پیشگوئیاں شرطی ہوتی ہیں اگر وہ توبہ کر لیں اگر وہ خدا تعالیٰ کی طرف آجائیں پہلا قدم یہ نہیں کہ وہ چھلانگ ماریں اور احمدیت کی گود میں آگریں پہلے ان کو وحشی سے انسان بنانا ہے کیا یہاں وحشی نہیں ہیں ؟؟ ان ملکوں میں THE MOST CIVILIZED NATIONS کتنی وحشت بھری ہے طبیعت میں بعض دفعہ اتنی گھن پیدا ہوتی ہے بعض دفعہ ایسے واقعات پیدا ہو جاتے ہیں کہ عورت ڈرائیو کر رہی ہے کسی مرد نے انگوٹھا دکھا کے لفٹ مانگی اس عورت نے لفٹ دی پھر کسی جنگل کے قریب جا کر موٹر کھڑی کروائی اور اس کی بے عزتی کی قتل کیا اور بھاگ گئے

بچوں کے ساتھ بھی

وہ سلوک نہیں بچے بڑوں کا احترام نہیں کرتے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو چھوٹا بڑے کا احترام نہیں کرتا اس کا میرے ساتھ کوئی تعلق نہیں اسی طرح بڑا جو بچہ پر رحم نہیں کرتا اس کا بھی میرے ساتھ کوئی تعلق نہیں چھوٹی چھوٹی چیزوں میں ہمیں ہدایت دی اس احسان میں اتنی عظمت ہے جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انسان کو دی اتنی چھوٹی چھوٹی باتیں جن کا دنیا کو آج پتہ لگتا تھا اس سے پہلے تو ہم احسان کو ہی نہیں سمجھتے تھے مثلاً کہا مسواک کرتے ہو تو اوپر کے دانتوں کو اوپر سے نیچے حرکت دو اور نیچے کے دانتوں کو نیچے سے اوپر حرکت دو ایک ہمارے احمدی جو آجکل آسٹریلیا چلے گئے ہیں ان کا نام ڈاکٹر اعجاز ہے ان سے میں نے بات کی تو حیران ہوئے اور کہا کیا یہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے ؟؟ ہمیں تو یہ پڑھایا گیا ہے آج کے انسان کی عقل معلوم نہیں میں نے کہا انسانی عقل تو ۱۴۰۰ سال بعد وہاں پہنچی ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس چیز کو NEGLECT نہیں کیا بھولے نہیں امت محمدیہ کے افراد کے ساتھ یہ ہے آپ کا پیار کہیں میری امت کے افراد کے مسوڑھے خراب ہو جائیں

خدا تعالیٰ سے تعلق

پر اتنا زور دیا کہ بوٹ کے تسمے کی ضرورت ہو تو خدا سے مانگو اب بوٹ کا تسمہ کیا چیز ہے؟ یہاں شاید آنوں میں آتا ہو دس یا پچیس سینٹ (CENTS) میں آتا ہو آپ نے فرمایا کہ SHOE - LACES بھی خدا سے مانگو اور دنیا نے دیکھا کہ آدمی گھر سے تسمہ لینے گیا اور راستہ میں مرگیا۔ ربوہ میں ہمارے دوست ایک مہمان کو اسٹیشن پر RECEIVE کرنے گئے سائیکل پر جا رہے تھے راستہ میں ہارٹ فیل ہوا اور مردہ لاش زمین پر گر گئی وہ انسان جو ایک لحظہ کے لئے بھی اپنے خدا کو بھول جاتا ہے وہ سخت بدقسمت ہے۔

جو لوگ خدا کی راہ میں

اس دنیا میں خرچ کرتے ہیں خدا ان کو تنگ نہیں رکھا کرتا وہ تو اس دنیا کا مالک ہے ۱۹۷۴ء میں بعض افسروں نے کہا کہ ہمارا پروگرام ہے کہ ہم تمہارے ہاتھ میں مانگنے والا کشکول پکڑا دیں گے کشکول جانتے ہو وہ جو مانگنے والے فقیروں کے ہاتھ میں پیالہ سا ہوتا ہے

"اللہ واسطے پا دے ایہدے وچ کجھ"

مجھ سے کسی نے کہا تو میں نے کہا کہ ہاں اگر ہمارا رزق اور ہماری دولت خدا کے علاوہ کسی اور سے آتی ہے تو یقیناً کامیاب ہو جائیں گے۔ لیکن اس کائنات کا مالک اگر ہمیں رزق دینے والا ہے تو یہ کامیاب نہیں ہو سکتے ۱۹۷۴ء کے سال میں میرا خیال ہے پندرہ بیس کروڑ روپے کی املاک کا نقصان ہوا اور یہ اس لئے کہ جو دکانیں جل گئیں ان کی روزمرہ آمد ختم ہو گئی۔ یعنی ایک تو CAPITAL کا زیاں دوسرے آمدنی کا زیاں ان حالات میں بہت سارے بھائی پریشان ہوئے کیونکہ مجلس مشاورت چندوں کے مطابق خرچ کا بجٹ بناتی ہے وہ پھر کہاں سے آئے گا۔ میں نے کہا کیا ہم لاتے ہیں ؟؟ جو دیتا ہے وہ تو زندہ ہے وہ تو اسی طرح طاقت در ہے وہ ضرور دے گا دنیا نہیں مان سکتی کہ

۱۹۷۴ء کے سال کا چندہ

اس سے پہلے امن کے سال کے مقابلہ میں سات لاکھ روپے زیادہ تھا۔ ہم نے ان کو کہا۔ کہاں گیا کشکول! مجھے افسوس بھی ہے تکلیف بھی ہے کہ پاکستان کو اپنے ہاتھوں میں کشکول پکڑنا پڑا۔ تربیلا ڈیم گیا۔ یہ ہوا وہ ہوا

"ہمنوں کی کشکول پھڑاندے پاکستان نوں ویو"

اور ہمیں شرمندگی اٹھانی پڑی لیکن اللہ کے فضل سے احمدی کے ہاتھوں میں کشکول نہیں آیا ایک شخص کی

تیس لاکھ روپے کی جائیداد

تباہ ہوئی اس کی کئی RICE MILLS تھیں وہ تباہ اور کچھ دکانیں تباہ ہو گئیں اس نے دوبارہ کام کرنا شروع کر دیا اور اگلے سال مجھے خط آیا کہ غیر احمدی زمیندار میرے کارخانہ میں آکے بغیر پیسے کے مال چھوڑ جاتے ہیں اور میرا کام بڑھ گیا ہے۔ سارے عرصہ میں اس نے چندے کم نہ کئے میں خدا کا خانہ پورا کر دوں۔ دینے والا تو وہ ہے ادھر سے کیوں کم کردوں ہمیں یہ پتہ نہیں اس نے اپنے نفس پر تکلیف اٹھائی یا نہیں ہمیں تو یہ پتہ ہے کہ ان کی جو شرح مقرر تھی اس میں کمی ہرگز نہیں آنے دی یوں وہ دوبارہ پاؤں پر کھڑے ہو گئے اب آنے سے ڈیڑھ مہینہ پہلے گوجرانوالہ سے ایک شخص آیا اس نے مجھے چیک دیا یہ انہوں نے بھجوایا تھا مجھے سمجھ نہ آئی کہ اسے ان کے نام پر کہاں داخل کراؤں۔ پچاس ہزار یا ایک لاکھ روپے کا چیک تھا کچھ عرصہ بعد وہ مجھے ملے تو پتہ کیا انہوں نے کہا انہوں نے کہا جو ہمارے تاجر ہیں وہ ماشاء اللہ MILLIONAIR ہیں انہوں نے کہا کہ گوجرانوالہ میں کام شروع کیا تھا وہ چلا نہیں جو میری بچی کھچی چیزیں تھیں وہ میں نے فروخت کر دیں تو سوچا کہ یہ ساری رقم خدا کے نام پر دے دوں۔ تو دیکھو اس شخص نے اپنے پاس کچھ بھی نہیں رکھا۔ ایک شخص حضرت مسیح موعود علیہ السلام

کے لنگر خانہ میں

تین روپے ماہوار پر کام کرتا تھا۔ بعد میں غالباً پانچ یا سات روپے ماہوار پر کام کرتا رہا ان کے بیٹے افریقہ گئے میں نے جائزہ لیا کہیں تین روپے خدا نے اپنے پاس تو نہیں رکھ لئے تو میں نے دیکھا کہ ہر بیٹے کی آمد چھ ہزار روپے ماہوار تھی۔ یہ اس زمانہ کی بات ہے جب چھ ہزار روپے بہت بڑی بات ہوتی

تھی۔ یہ بات آج سے کوئی تیس سال پہلے کی ہے خدا تعالےٰ نے آپ کے مالوں میں بھی تو برکت ڈالی ہے جو آج یہاں کینیڈا بیٹھے ہیں

ترزق من تشاء بغیر حساب

وہ خدا بغیر حساب کے دینے والا ہے اور بڑی شان سے دیتا ہے ایک واقعہ سُناتا ہوں میرے بچّوں نے ایک دفعہ زمین ٹھیکہ پر لی تو اس میں جھگڑا پڑ گیا خرچ انہوں نے پیسہ لے کر لگایا ہوا تھا مجھے بھی فکر ہوئی دُعا کی تو مَیں نے خواب دیکھی (وہ زمین غیر آباد تھی اس کو آباد کرنے پر خرچ ہوا تھا گورنمنٹ کے افسر چاہتے تھے کہ LEASE CANCLE کردیں اور جو خرچ ہوا تھا وہ سب ضائع ہوجائے) خواب مَیں نے دیکھی کہ کوئی نظر نہیں آتا صرف ایک لکیر دیکھی جس طرح پنسل سے زمین پر لکیریں ڈالتے ہیں اسی طرح لکیر ہماری زمینوں کی سرحد اور دائیں طرف سے بائیں طرف بڑھتی چلی جاتی ہے اور سارے بارڈر کے اوپر وہ لکیر پڑتی جاتی ہے اور مجھے آواز آئی

خدا تعالیٰ کبھی اس طرح بھی کیا کرتا ہے

اس کے دو دن بعد ہماری پیشی ہائی کورٹ میں تھی WRIT کی ہوئی تھی مَیں نے چوہدری ظہور باجوہ کو کہا کہ اس طرح خواب دیکھی ہے مَیں دو ایک آدمیوں کو خواب سُنا دیا کرتا ہوں ایک تو مجھے بھی یاد نہیں رہتی اللہ تعالےٰ اتنا انعام کرتا ہے کہ ہم کہتے ہیں بس بغیر حساب کے ہی ٹھیک ہے پھر کوئی گواہ ہی رہنے چاہئیں۔ دو دن کے بعد انہوں نے آکر کہا کہ جج دس منٹ میں خلاف جاتے جاتے بدل گیا۔ جج ہمارے وکیل پر جرح اس طرح کر رہا تھا کہ سب کا خیال تھا کہ وہ ہمارے خلاف فیصلہ کردے گا۔ خیال تھا کہ وہ کہے گا کہ اگر CANCEL کرنا چاہتے ہیں تو ٹھیک ہے ایک دم اس نے پلٹا کھایا اور ہمارے حق میں فیصلہ کردیا خدا نے

اس طرح بھی اپنا فضل کیا

بات یہ ہے کہ اپنے ایمانوں کو مضبوط کریں بہت دعا کریں کہ خدا ایمانوں کو مضبوط کرے جب ایمان مضبوط ہو جائیں جب خدا تعالےٰ پر یقین کامل ہو جائے تو خدا تعالےٰ کی عظمت اور قدرت کے جلوے انسان اپنی زندگی میں دیکھنے لگتا ہے پھر انسان کو پرواہ نہیں ہوتی کہ جو مرضی ہو جائے میری اب طبیعت ایسی ہو گئی ہے کہ کبھی پروگرام میں خرابی پیدا ہو تو مجھے گھبراہٹ نہیں ہوتی ۱۹۷۰ء میں جب یورپ آیا ہوں تو مجھے رپورٹ ملی کہ کوئی منصوبہ میری جان کے خلاف بنایا جارہا ہے ہمیں تو پتہ نہیں لگا جو ظاہری تدبیر تھی وہ کردی جب ہم کراچی سے روانہ ہوئے تو ہمارا سفر کا جو پلان تھا وہ سارا UPSET ہو گیا۔

خدا نے اپنا پلان چلانا تھا

ہمارا جہاز جینیوا میں اترنا تھا چوہدری ظفراللہ خان چوہدری مشتاق باجوہ اور ڈاکٹر کوسی DR. KUSI بہت سارے دوست انتظار کر رہے تھے اور بیس منٹ پہلے یہ ANNOUNCEMENT ہوا کہ یہ جہاز جینوا میں نہیں اترے گا۔ بارش بڑی ہو رہی تھی لنڈن جا کے اترے گا امام رفیق وغیرہ کسی کو بھی نہیں پتہ تھا۔ خدا تعالےٰ نے دعائیں کرانی تھیں وہاں بڑی دعائیں کیں پتہ چلا کہ جہاز میں بڑی خرابی ہے اس لئے نہیں اتارا گیا وہاں لنڈن گئے تو PIA کے آفس میں ایک عورت تھی۔ انہوں نے اس کی ڈیوٹی لگا دی کہ جس جہاز میں بھی ہو ہمیں واپس جنیوا بھجوایا جائے اس بے چاری نے پاگلوں کی طرح کام کیا اور ڈیڑھ گھنٹہ بعد ہمیں ایک جہاز میں بٹھا کے جنیوا کی بجائے زیورچ بھیجا گیا ہم مسکراتے چہرے کے ساتھ اترے وہاں اترے تو نہ چوہدری مشتاق باجوہ، نہ چوہدری ظفراللہ خان نہ کوئی احمدی دوست سب لوگ تو جنیوا بیٹھے ہوئے تھے۔ مَیں نے منصورہ بیگم سے کہا شاید مشن ہاؤس کی چابی بھی لے گئے ہوں مَیں نے کہا

گھبرانے کی بات نہیں

ہم کسی ریستوران میں بیٹھ کے چائے کی پیالی پئیں گے وہاں ایک شخص آیا ویسے تو ہمارا بہت زیادہ خیال اور احترام کرتے ہیں وہاں ایک CUSTOM والا آگیا اور کہنے لگا میں تمہارے سارے سوٹ کیس کھولوں گا۔ مَیں نے کہا ٹھیک ہے کھولو قانون ہے اور اس میں گھبرانے کی بات نہیں لیکن قبل اس کے وہ کھولتا ایک شخص دور اندھیرے میں کھڑا تھا۔ اس کی نظر اس دوسرے کی طرف گئی تو اس نے اشارہ کیا اور یہ کہنے لگا "ٹھیک ہے آجاؤ" ہم ابھی نکلے نہیں تھے تو دیکھا کہ دوسرے جہاز سے مشتاق باجوہ، ظفراللہ خان سارے آگئے اگر جہاز وہاں اتر نہیں سکتا تھا تو بیس منٹ چل کیسے سکتا تھا ہم نے سوئٹزرلینڈ سے لاگوس جانا تھا لاگوس WEST AFRICAN COUNTRIES کا صدر مقام بھی ہے خدا تعالےٰ نے یہ پروگرام UPSET کردیا انہوں نے کہا کہ یہ قانون ہے کہ ۸ بجے کے بعد کوئی جہاز لاگوس LAND نہیں کرسکتا اور جس کمپنی کا جہاز تھا وہ کہتے تھے کہ آپ کی اطلاع غلط ہے میں نے کہا ان کو

زیادہ اطلاع ہونی چاہئے

اگلے دن وہ کمپنی کہنے لگی کہ ہم سے غلطی ہو گئی اور ہم دوسرا جہاز سوئٹزرلینڈ سے نہیں پکڑ سکتے ہم وہاں گاڑی سے بیٹھ کر فرینکفورٹ گئے اور وہاں سے دوسری کمپنی کا جہاز لے کر وہاں پہنچے ہر جگہ کا پلان UPSET کر کے وہاں پہنچے مَیں نے کہا ہمیں تو پتہ تھا کہ خدا کا کوئی منصوبہ ہے اور میں اپنی طبیعت کے مطابق اسی طرح مسکراتا رہا دوست تو ویسے ہی گھبرا جاتے ہیں مگر جب خدا تعالےٰ انگلی پکڑے تو پھر تکلیف کیسی؟ بس ہم لوگ بغیر کسی تکلیف کے آرام سے پہنچ گئے چھوٹی اور بڑی چیزیں

خدا تعالیٰ بڑا فضل کرنے والا ہے

غیر احمدی کہتے ہیں کہ آپ کی جماعت بڑی امیر ہے ہماری دولت وہ مخلص دل ہیں جو ہر احمدی کے سینہ میں دھڑک رہے ہیں ہماری دولت امریکن یا کینیڈین ڈالر یا یورپین کرنسی یا برٹش پاؤنڈ نہیں اور نہ ہی یہ پاکستان کا روپیہ ہے۔ ہر سال یہ ہوتا ہے اور اس سال بھی بیت المال والے گھبرائے ہوئے ہیں دو تین مہینے پہلے چھ لاکھ سے زیادہ کی DEFICIENCY تھی وہ کس طرح پوری ہو مَیں نے کہا

پوری کرنے والا خود پوری کرے گا۔

ہمارا کام دُعا کرنا ہے اور دینا اس کا کام ہے اور پھر جماعت نے کئی ملین روپے دیئے جس سے وہ کمی پوری ہو گئی بلکہ زائد روپیہ جمع ہو گیا ان اندھی آنکھوں کو کیا معلوم کہ ایثار اور اخلاص کس چیز کا نام ہے؟ وہ کہتے ہیں کہ ہم اسرائیل سے پیسہ لیتے ہیں پتہ نہیں کہ یہ بات آپ کو معلوم ہے یا نہیں

جس کو خدا مل گیا ہو

اس نے کیوں کسی کا یا اسرائیل کا دروازہ کھٹکھٹانا ہے وہ لوگ کبھی کہتے ہیں کہ تم کو فلاں فلاں سے AID ملتی ہے ورنہ تم کبھی ایسا نہیں کرسکتے یہ لوگ خدا کو پہچانتے نہیں اور اس کی کوشش بھی نہیں کرتے اس قوم کی بڑی قابلِ رحم حالت ہے ہمیں چاہیئے کہ ان کے لئے دُعا کریں ان پر غصّہ کرنے کی ضرورت نہیں جس کو خدا مل جائے اس کو غصہ کرنے کی کیا ضرورت ہے ان کی حالت قابلِ رحم ہے دیکھیں آجکل کتنی مصیبتیں آئی ہوئی ہیں اب وہاں پھر سیلاب آگیا ہے رات "بی بی سی" کی رپورٹ کی اطلاع ہمیں آئی ہے انہوں نے اعلان کیا ہے کہ چار ہزار گاؤں بالکل تباہ ہو گئے۔ اور پنجاب میں کئی سو لوگ مارے گئے اور کئی سو کا پتہ نہیں اس واسطے ہم نے ساری دنیا کی خیر خواہی

اور ہمدردی کے لئے دعائیں

کرنی ہیں اس میں ہمارا پاکستان بھی شامل ہے کسی کی دی ہوئی تکلیف ہماری مسکراہٹیں نہیں چھین سکتیں وہ لوگ ان دنوں میں ربوہ پر بس نہیں ٹھہراتے تھے۔ اس زمانہ میں سیالکوٹ سے دو نوجوان مبلغ ربوہ آرہے تھے۔ بس میں آتے ہوئے ان کے منہ سے غلطی سے نکل گیا کہ ہم نے ربوہ اترنا ہے اس بات پر بس کے لوگوں نے تھپڑ اور مکّے مارنا شروع کردئے اور سارے راستہ مارتے رہے اور وہاں سے چھ میل آگے احمد نگر پر جو ربوہ سے تین میل آگے ہے وہاں جا کر اتار دیا۔ ان کے منہ اور گردن سوجے ہوئے تھے۔ ان میں سے ایک میرے پاس آیا لیکن مَیں کیا کرسکتا تھا؟

قادیان میں عیدالاضحیہ کی مبارک تقریب پُروقار مسنون طریق سے منائی گئی

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے عید مبارک کا روحانی تحفہ

محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب نے نمازِ عید پڑھائی اور پُرلطف خطبہ دیا

قادیان ۲ رفتح (دسمبر) آج مورخہ ۲ دسمبر ۱۹۷۶ء کو قادیان دارالامان میں عیدالاضحیہ کی مبارک تقریب پورے اسلامی طریق سے منائی گئی۔ نظارت دعوۃ و تبلیغ کے اعلان کے مطابق عیدالاضحیہ کی نماز مردوں نے مسجد اقصیٰ میں ادا کی اور مستورات کے لئے مسجد مبارک اور دالان حضرت اماں جانؓ کی جگہ متعین کی گئی تھی چنانچہ صبح ٹھیک ۹½ بجے محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ نے پہلے مسنون طریق پر عید کا دوگانہ پڑھایا جس میں موجودہ احباب جماعت اور باہر سے آئے ہوئے دوست جو محض عید کی مبارک تقریب کے لئے آئے تھے، شریک ہوئے ماریشس سے ۳ افراد پر مشتمل ایک وفد جو زیارت مقامات مقدسہ کی غرض سے قادیان تشریف لائے تھے مکرم مولوی ابو بکر خان صاحب کی قیادت میں نمازِ عید میں شریک ہوا اس موقع پر خصوصاً کشمیری احباب اور ضلع گورداسپور کے مسلمان فوجی بھائی کثیر تعداد میں شریک ہوئے اور مبارک تقریب میں شامل ہوئے۔

نمازِ مسنونہ کے بعد محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ نے پر لطف خطبہ دیا۔ تشہد و تعوذ اور سورہ فاتحہ کی تلاوت کے بعد محترم صاحبزادہ صاحب نے سب سے پہلے سیدنا حضرت امیرالمؤمنین خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی طرف سے تمام احبابِ جماعت کے نام عید مبارک کا محبت بھرا پیغام سنایا (یہ پیغام مکمل طور پر اسی پرچہ میں دوسری جگہ پر درج ہے) اور احبابِ جماعت کو جلسہ سالانہ کی کامیابی کے لئے خصوصی دعاؤں کی تحریک کی اس کے بعد محترم صاحبزادہ صاحب نے فرمایا کہ عید کا یہ دن ہم سب کو عظیم قربانی کی یاد تازہ کراتا ہے جو حضرت ابراہیم اور حضرت اسمٰعیل علیہما السلام نے اپنے رب کے حضور پیش کی ہر انسان کو اپنی اولاد سے محبت ہوتی ہے۔ اور خصوصاً ایسی اولاد جو بڑھاپے میں نصیب ہوئی ہو مگر عظیم قربانی ہے حضرت ابراہیم علیہ السلام کی کہ خدا تعالیٰ حکم فرماتا ہے کہ اپنے بیٹے کی قربانی دے دو تو وہ فوراً قربانی کے لئے تیار ہو کر بیٹے سے پوچھتے ہیں تو بیٹا بھی کمال اطاعت کا اظہار کرتا ہے کہ یابت افعل ما تؤمر کہ اے باپ آپ کو جو حکم ہوا ہے آپ وہ کریں میں ہر طرح کی قربانی کے لئے تیار ہوں آپ نے فرمایا کہ اس وقت تک ابھی انسانی قربانی کا طریق ختم نہیں ہوا تھا اس لئے فرمانبرداری اور اطاعت کے سچے جذبے سے دونوں باپ بیٹا قربانی کے لئے تیار ہوئے بوڑھا باپ جو اپنے بڑھاپے کی اولاد کو محض خدا کی رضا کے لئے　　سے قربانی کرنے کے لئے تیار ہو گیا اور اطاعت گزار بیٹا بھی جو گو بالکل نوعمر تھا۔ لیکن بڑا ہو کر وہ بھی منصب نبوت پر فائز ہونے والا تھا ایسی بے نظیر ذاتی قربانی کے لئے تیار ہو گیا۔ عین اس وقت جب کہ گردن پر چھری پھر جانے والی تھی خدا تعالیٰ نے اپنے محبوب بندے کو مخاطب کر کے فرمایا کہ اے ابراہیم تم نے اپنی رؤیا میں دیکھے نظارے کو پورا کر دکھایا۔ اب

(باقی ص۱۱ پر دیکھئے)

ہر ایک کی تکلیف میری تکلیف ہے

بہر حال جب وہ میرے پاس آیا تو میں نے مسکراہٹ کے ساتھ اس کا استقبال کیا ہنستے ہوئے اسے بلایا اور کہا جو زخم گردن اور چہرے پر ہیں وہ تو انشاء اللہ ۴۸ گھنٹے میں دور ہو جائیں گے مگر جو بشاشت اور مسکراہٹ تمہارے چہرہ پر ہے اس کا منبع اور سرچشمہ

تو خدا کی ذات ہے

کوئی شخص اسے تم سے نہیں چھین سکتا اس مبلغ پر میری بات کا اتنا اثر ہوا کہ وہ ٹھیک ۴۸ گھنٹے بعد میرے پاس آیا اور دکھایا کہ گردن اور چہرہ کو ورم نہیں ہے یہ لوگ ہماری خوشیاں نہیں چھین سکتے دنیوی چیزیں تو چھین سکتے مگر جو خوشیاں مسرتیں اور لذتیں خدا تعالیٰ نے ہمیں دی ہوئی ہیں اور اس بات کا وعدہ کیا ہو کہ تم سے واپس نہیں لوں گا۔ تو ان کو ہم سے کون چھین سکتا ہے خدا تعالیٰ نے کتنے وعدے کئے ہوئے ہیں اور کتنی بشارتیں دی ہوئی ہیں کہ تم کو اکیلا نہیں چھوڑوں گا۔ اور تمہارے مالوں میں برکت دوں گا۔ ہمیں کہا گیا ہے کہ ہمیں ماننے والے جس چیز کو ہاتھ لگائیں گے اس چیز میں برکت ڈالی جائے گی جن جگہوں پہ

ان کے قدم پڑیں گے

وہ جگہیں بابرکت ہوں گی مگر ہر بشارت قربانی مانگتی ہے صحابہ کرام کو جو نبی کریم کے وجود کی زبانی بشارتیں ملی ہیں ان کا مطلب انہوں نے یہ نہیں لیا کہ گھر جا کر سو جائیں حضرت موسیٰ کی قوم کی طرح جنہوں نے کہا تھا کہ جا تو اور تیرا خدا جا کے لڑ ہر بشارت کی PROPORTION سے اس کی ذمہ داری ہوتی ہے جتنی بڑی بشارت ہو گی اتنی بڑی قربانی ہو گی خدا تعالیٰ نے تمہیں سارے جہانوں کا لیڈر بنایا ہے یہ بہت بڑی بشارت ہے اور تم پھر بھی دائیں بائیں دیکھتے ہو تمہیں

دعائیں کرنی چاہئیں

کہ خدا ہر احمدی کو ذمہ داری کے سنبھالنے کی توفیق دے۔ ہر عہدیدار کو یقین دہانی کرانے کی ضرورت ہے ایک واقعہ سناتا ہوں حضرت مسیح موعود علیہ السلام ایک بار دہلی گئے صرف بارہ لوگ آپ کے ساتھ تھے ایک حویلی میں ٹھہرے جس کے دو صحن تھے۔ اور دونوں صحن دیواروں سے گھرے ہوئے وہاں مولویوں نے کہا کہ مناظرہ کرو آپؑ نے فرمایا کہ میں

تمہارا مہمان ہوں

اگر امن کی ذمہ داری لو تو جہاں کہو آ جاتا ہوں انہوں نے کہا کہ فلاں فلاں جگہ آ جاؤ ہم تمہارے ذمہ دار جب چلنے کا وقت آیا تو دہلی کے غنڈوں سے کہا گیا کہ حملہ کر دو سو یا ڈیڑھ سو لوگ حملہ کے لئے آئے۔ باہر کی چار دیواری توڑ دی مگر اندر کی چار دیواری جب توڑ رہے تھے تو خدا تعالیٰ نے فرشتوں کے ذریعہ ان کے دلوں میں رعب ڈالا اور وہ لوگ بھاگ گئے اور اس کے بعد حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے مولویوں سے کہا کہ تم نے ایک وعدہ کیا تھا مگر وہ پورا نہیں کیا۔ امن کی ذمہ داری لی مگر حملہ کرا دیا۔ اب میں نے اپنی حفاظت کا خود انتظام کر لیا ہے۔ اب جہاں کہو آ جاؤں گا انہوں نے جامع مسجد تجویز کی جہاں بہت زیادہ آدمی آ سکتے تھے۔ چنانچہ آپ بارہ آدمیوں سمیت وہاں پہنچ گئے۔ وہاں ہنگامہ ہوا پولیس آفیسر زخمی ہوا مگر آپؑ کو اور آپؑ کے بارہ آدمیوں کو خراش تک نہ آئی حفاظت بھی وہی کرتا ہے دیکھتا بھی وہی ہے۔ عزت بھی وہی دیتا ہے زبان اور دماغ کو بھی وہی کھولتا ہے علم بھی وہی دیتا ہے خدا تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے وعدہ کیا ہے کہ میں تمہاری جماعت کو

علم کے میدان میں

آگے بڑھاؤں گا۔ یہ تہذیب یافتہ قوموں کے علوم کی غلطیاں نکالیں گے۔ خدا تعالیٰ نے مجھے توفیق دی ہے میں ان کی غلطیاں نکالتا ہوں وہ میرے سامنے بات نہیں کر سکتے کئی سو بچے اور بچیاں تعلیم پاتے ہیں کئی غیر احمدی بھی ہیں ہمارے کئی بچوں نے TOP کیا ہے ایک بچہ NUCLEAR PHYSICS کی کسی برانچ میں اوّل آیا اور اتنے نمبر لئے کہ یونیورسٹی والوں کے خیال میں اس کے بعد آنے والا کوئی طالب علم اس ریکارڈ کو نہیں توڑ سکے گا۔ اس لئے اس کے نمبر کم کر دئے جائیں مگر چونکہ یہ مشکل تھا اس لئے یہ نہ ہو سکا یہ خدا کی دین ہے جس نے جماعت میں لائق بچے پیدا کئے ہیں اور ان لائق بچوں کی بدولت کئی خاندانوں کی مالی حالت بدل گئی خدا نے ان کے مال میں برکت ڈالی

ہمیں خدا کا شکر گذار بندہ

ہونا چاہیئے اپنے مقام کو سمجھنا چاہیئے اور دعائیں کرنی چاہئیں میں بھی آپ کے لئے دعا کروں گا۔ اور انشاء اللہ آپ پر زیادہ سے زیادہ نعمتیں نازل ہوں گی۔ آمین

جمشید پور میں جماعتِ احمدیہ کی کامیاب کانفرنس

عقائد و تعلیماتِ احمدیت اور جملہ پیشوایانِ مذاہب کی تعظیم و تکریم سے متعلق تقاریر

٭احمدی مبلغ کی گوردوارہ میں تقریر ٭ لٹریچر کی عمدہ تقسیم

(رپورٹ مرتبہ مکرم مولوی محمد حمید صاحب کوثر مبلغ بھاگلپور (بہار))

جماعتِ احمدیہ جمشید پور کی کانفرنس مورخہ ۲۰، ۲۱ر نبوت ۱۳۵۵ ہش / ۱۹۷۶ء احباگان جمشید پور کے کھلے میدان میں منعقد ہوئی۔ جس میں جماعتِ احمدیہ جمشید پور کے علاوہ گرد و نواح کے افراد بھی شریک ہوئے۔ خصوصاً جماعتِ احمدیہ نوسٹی بنی مائنز کے احمدی بھائی اور بہنیں اور بچوں نے کثیر تعداد میں شرکت کی اور اس روحانی اور تربیتی و تبلیغی اجتماع سے فائدہ اُٹھایا اور اپنے دلوں میں ایمان و عمل کی تازگی محسوس کرتے ہوئے واپس لوٹے۔

اس کانفرنس کی تیاری کافی پہلے مکرم سید ناصر احمد صاحب صدر جماعتِ احمدیہ جمشید پور اور مکرم سید سلیمان احمد صاحب کی زیرِ نگرانی شروع کر دی گئی تھی جماعتِ احمدیہ جمشید پور کے ارکان نے ہر دو اصحاب کو اپنا بھرپور تعاون دیا خصوصاً مکرم ڈاکٹر حمید الدین صاحب اور مکرم ہمام الدین صاحب کا تعاون قابلِ ذکر ہے جزاہ اللہ تعالیٰ۔

جلسے کی پبلسٹی بذریعہ لاؤڈ اسپیکر اور پوسٹرز کی گئی جلسہ گاہ کو رنگ برنگی جھنڈیوں اور بجلی کے قمقموں سے آراستہ کیا گیا۔

افتتاحی اجلاس

مورخہ ۲۰ تاریخ کو "پیشوایانِ مذاہب" کا اجلاس ٹھیک ساڑھے سات بجے شام مکرم سردار کرتار سنگھ صاحب ٹیٹیا کی زیرِ صدارت جلسہ کی کاروائی کا آغاز مکرم مولوی عبد السلیم صاحب کی تلاوت اور مکرم جمیل احمد صاحب کی نظم کے ساتھ ہوا بعد ازاں مکرم سردار کرتار سنگھ صاحب نے اپنے افتتاحی خطاب میں جماعتِ احمدیہ جمشید پور کا شکریہ ادا کیا کہ اس نے مجھے یہ مقامِ عزت عطا فرمایا ہے۔

جماعتِ احمدیہ بین المذاہب اور بین الاقوامی اتحاد و محبت کی بنیاد پر ہا چاہتی ہے اور آج کی مجلس اس کی ایک کڑی ہے۔ صدرِ محترم نے سامعین سے اپیل کی کہ وہ جلسہ کی تقاریر کو بغور سماعت فرمائیں۔

اس اجلاس کی سب سے پہلی تقریر محترم الحاج مولانا شریف احمد صاحب امینی مبلغ سلسلہ عالیہ احمدیہ بمبئی کی تھی آپ نے اس جلسہ کی غرض و غایت پر روشنی ڈالتے ہوئے فرمایا آج دنیا سائنس و ٹیکنالوجی میں بہت ترقی کر چکی ہے اور آج کا انسان اپنے آپ کو ترقی یافتہ انسان سمجھ رہا ہے۔ لیکن اس مادی ترقی کے عروج کے باوجود دنیا کے لیڈر اور راہنما "امن" اور "شانتی" کی تلاش میں ہیں وہ عوام سے یہ اپیلیں کرتے ہیں کہ وہ امن قائم کریں لیکن یہ اپیلیں سب بیکار محض ہو جاتی ہیں اور ان کا کوئی اثر و نتیجہ نہیں نکلتا۔

فاضل مقرر نے اپنی تقریر کو جاری کرتے ہوئے فرمایا یہ مقصد اُس وقت تک حاصل نہیں ہو سکتا جب تک دلوں کی کدورتیں دور نہ ہوں اور یہ لغزتیں اُس وقت تک زائل نہیں ہو سکتیں جب تک ہم اپنے اپنے رشیوں، منیوں اور نبیوں کے عزت و احترام کو نہ اپنائیں۔ جماعتِ احمدیہ اس قسم کے جلسوں کو محض اس غرض کے لئے مناتی ہے کہ ایک اسٹیج سے تمام مذاہب والے اپنے اپنے بزرگوں کی سیرت بیان کریں۔

جماعتِ احمدیہ اپنے اس بنیادی اور مرکزی اصول کی بنا پر جو اسے قرآن مجید سے ملتا ہے وان من امۃ الا خلا فیھا نذیر پر دل و جان سے یقین رکھتی ہے اور قیامِ امن کے لیے ہر قوم مذہب و ملت کے پیشواؤں کی عزت و حرمت قائم کرتا ہے اور ہمارا ملک جو رشیوں منیوں کا ملک ہے یہاں اسی وقت حقیقی طور پر امن قائم ہو سکتا ہے جب ہم اس اصول کو اپنائیں۔

دوسری تقریر ایک عیسائی مقرر لعل دین ہیرا صاحب نے فرمائی انہوں نے اپنی تقریر میں مسیحی عقائد و نظریات پر بحث کرتے ہوئے حضرت مسیح علیہ السلام کی سیرت پر روشنی ڈالی۔ اور بتایا کہ بین المذاہب افہام و تفہیم باہم پیار اور محبت سے ہی ممکن ہے۔

اس اجلاس کی تیسری تقریر "ہندو مسلم اتحاد" کے زیرِ عنوان محترم الحاج مولانا بشیر احمد صاحب فاضل نے فرمائی آپ نے اپنی تقریر میں بتایا کہ جماعتِ احمدیہ اس بات پر یقین رکھتی ہے کہ ہر مذہب و ملت اور قوم میں اللہ تعالیٰ نے نبی بھیجے اسی اصول اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث کے مطابق ہم اس بات پر یقین رکھتے ہیں کہ حضرت شری کرشن بھی انہیں میں سے ایک ہیں جنہوں نے انسانوں کو توحید کا سبق دیا اور آپس میں محبت اور پیار کی تعلیم دی۔ آپ نے بتایا کہ بعض مسلمان غلطی سے یہ سمجھتے ہیں کہ شاید شری کرشن نے کچھ اور تعلیم دی ہے یہ ان کی ناواقفیت ہے ورنہ کرشن جی مہاراج نے بھی وہی تعلیمات انسانوں کو دیں جو کہ باقی بانیانِ مذاہب نے دیں فاضل مقرر نے گیتا وید اور قرآن مجید کے ذریعہ بڑے اچھے انداز میں اس مضمون کو واضح کیا۔

اس اجلاس کی تیسری تقریر محترم مولانا شریف احمد صاحب امینی نے فرمائی آپ نے اپنی تقریر میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت بیان فرمائی تقریر کی ابتداء ایک غلط فہمی کے ازالہ سے ہوئی آپ نے فرمایا بعض مسلمانوں کا یہ خیال ہے کہ جماعتِ احمدیہ مسلمان نہیں ہے آپ نے فرمایا یہ الزام بالکل غلط ہے ہر انسان کا مذہب وہی ہوتا ہے جس کا وہ دعویدار ہوتا ہے آپ نے یہ بھی بتایا کہ ہم رسول کریمؐ سے دلی اور سچی محبت رکھتے ہیں اور کلمہ لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ پر ہمارا کامل ایمان ہے۔ بعد ازاں فاضل مقرر نے حضرت رسول کریمؐ کی سیرت اصل پیرائے میں بیان فرمائی۔

آخر میں صدرِ محترم نے بتایا جب جب دنیا میں نیک انسان آئے ہیں ان کو تکالیف دی جاتی رہیں۔ لیکن ان تکالیف کے باوجود وہی کامیاب ہوتے ہیں۔ آج جو کچھ ہم نے سنا اس سے پہلے کبھی ایسا موقع نہیں رہا۔ قرآن وید۔ گیتا اور گورو نانک جی کی ایسی باتیں سامنے آئی ہیں جو ایکدوسرے کو قریب لانے کا باعث ہوئی ہیں۔

محترم مولانا شریف احمد صاحب امینی کی گوردوارہ میں تقریر

مورخہ ۲۱ر نبوت کو صبح ۸ بجے جمشید پور کے گوردوارہ میں محترم مولانا شریف احمد صاحب امینی نے حضرت بابا گورو نانک جیؒ کی سیرت پر ایک دلچسپ اور مدلل تقریر فرمائی آپ جب خوش الحانی کے ساتھ گورو نانک جی کی بانی پڑھتے تو سنگت وجد میں آ جاتی تھی جمشید پور گوردوارہ میں کسی مسلمان کے اظہارِ خیال کا یہ پہلا موقع ہے۔ جس پر وہاں کے گرمکھی صاحب نے مسرت کا اظہار کیا تقریر کے دوران ایک سردار صاحب نے متاثر ہو کر مولانا کے گلے میں پھولوں کے ہار پہنا کر اپنی دلی عقیدت کا اظہار کیا آخر میں لٹریچر تقسیم کے بعد جملہ احباب واپس تشریف لائے۔

دوسرا اجلاس

مورخہ ۲۱ر تاریخ کو اس کانفرنس کا دوسرا اجلاس محترم الحاج مولانا شریف احمد صاحب امینی کی زیرِ صدارت شروع ہوا۔ جلسہ کی کاروائی کا آغاز مکرم مولوی عبد الحلیم صاحب کی تلاوت اور مکرم جمیل احمد صاحب کی نظم کے ساتھ ہوا

افتتاحی خطاب

صدرِ محترم نے اپنی افتتاحی تقریر میں فرمایا دنیا میں مختلف طبقۂ فکر کے لوگ ہیں ہر ایک کو یہ حق حاصل ہے کہ وہ اپنے عقیدے اور خیالات کا اظہار کرے اور موافقت و مطابقت کی راہ نکالے صدرِ محترم نے فرمایا اختلافات کی سب سے بڑی وجہ یہ ہے کہ لوگ ایکدوسرے کی کتب کا مطالعہ نہیں کرتے اگر مطالعہ کریں تو بہت سی غلط فہمیوں کا ازالہ ہو جائے — رسول کریمؐ نے دنیا کے سامنے توحید کی تعلیم رکھی تھا انہیں نے انکو ساحر اور جادوگر کہا حتیٰ کہ ایک بڑھیا عورت جس کا آپ سامان خدمتِ خلق کے جذبہ کے تحت مکہ لائے اس نے بھی کہا کہ مکہ میں ایک محمد نام کا جادوگر رہتا ہے اس سے بچ کر رہنا حضورؐ نے فرمایا وہ محمد میں ہی ہوں۔ اس پر بڑھیا فوراً ایمان لے آئی پس اسی طرح قریب آنے سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور آپ کی جماعت کے متعلق پیدا شدہ غلط فہمیاں دور ہو سکتی ہیں۔

دوسری تقریر مکرم شمس الحق صاحب معلم وقفِ جدید نے ہندو مسلم اتحاد سے متعلق ایک دلچسپ تقریر فرمائی۔

اس اجلاس کی تیسری تقریر خاکسار کی سیرت مسیح موعودؑ کے عنوان پر تھی خاکسار نے تعلق باللہ عشقِ رسول اور دشمنوں سے آپؑ کے سلوک پر روشنی ڈالی

اس اجلاس کی چوتھی تقریر محترم الحاج مولانا بشیر احمد صاحب نے "موعودِ اقوامِ عالم" کے موضوع پر کی آپ نے آیتِ کریمہ ھو الذی بعث فی الامیین رسولا منھم کی تلاوت کے بعد گرنتھ وید اور گیتا کے حوالجات سے بتایا کہ جب دھرم کا نشٹ ہوتا ہے تو ایشور اپنے اوتار بھیجتا ہے اس موقع پر فاضل مقرر نے مختلف زمانوں میں مختلف نبیوں کی آمد کا ذکر فرمایا اور بعض علامات کا ذکر بھی فرمایا جو موجودہ زمانہ میں پوری ہو رہی ہیں اور ان سے صداقتِ مسیح موعود ثابت فرمائی۔ (م)

اختتامی خطاب صدر محترم نے اپنے اختتامی خطاب میں صداقتِ مسیح موعودؑ پر روشنی ڈالی اور مسلمانوں سے آنحضرتؐ کی حدیث کہ اللہ تعالیٰ ہر صدی کے سر پر ایک مجدد بھیجے گا کی روشنی میں سوال کیا کہ چودہویں صدی کا مجدد کہاں ہے آپ نے مخالفین سے اپیل کی کہ وہ ہمارا لٹریچر بغور پڑھیں آخر میں آپ نے ان تمام احباب کا شکریہ ادا کیا جنہوں نے اس جلسہ کو کامیاب بنانے کی کوشش کی اور دعا پر جلسہ ختم ہوا۔ الحمد للہ تعالیٰ

علاقہ لداخ کا تبلیغی دورہ

رپورٹ مرسلہ مکرم عبد الحمید صاحب ٹاک یاری پورہ (کشمیر)

حسب ارشاد محترم ناظر صاحب دعوۃ وتبلیغ خاکسار اور محترم مولوی غلام نبی صاحب نیاز نے ۱۲ اکتوبر ۱۹۷۶ء سے ۲۶ اکتوبر ۱۹۷۶ء تک لداخ کے دُور دراز علاقے کا دورہ کیا۔ گذشتہ سال محترم ناظر صاحب دعوۃ وتبلیغ نے ارشاد فرمایا تھا کہ اس علاقہ میں بُدھ مت کے پیرو رہتے ہیں لہذا مناسب ہے کہ ان تک اسلام کا پیغام حق پہنچانے کے لئے کوشش کی جائے اور پہلے وہاں جاکر حالات کا جائزہ لیا جائے۔ چنانچہ اس سال اللہ تعالےٰ نے محض اپنے فضل سے ملک کے اس دُور دراز علاقے میں پیغام احمدیت پہنچانے اور حالات کا جائزہ لینے کی توفیق ہم کو دی۔ فالحمد للہ علیٰ احسانہٖ۔ اس دورہ کی مختصر رپورٹ احباب کی آگاہی کے لئے درج ذیل ہے۔

علاقہ لداخ کی جغرافیائی حالت:-

ریاست جموں وکشمیر انتظامی معاملات کے لئے تین اکائیوں میں منقسم ہے۔ (الف) صوبہ جموں (ب) صوبہ کشمیر (ج) سرحدی علاقہ جات۔ سرحدی علاقہ جات میں لداخ کا بھی علاقہ شمار ہوتا ہے۔ علاقہ لداخ ریاست جموں وکشمیر میں ایک ضلع کی حیثیت رکھتا ہے۔ اور لیہہ (LEH) اس کا صدر مقام ہے۔ علاقہ لداخ تین تحصیلوں پر مشتمل ہے جن کے نام (۱) لیہہ (۲) کرگل (۳) زانسکار ہیں۔ آب وہوا اور بارش کے لحاظ سے یہ علاقہ وادی سندھ کے حصے میں پڑتا ہے۔ اس حصہ کی اوسط بلندی ۱۲۰۰۰ فٹ ہے۔ یہاں موسم گرما صرف ۴½ ماہ کا ہوتا ہے اور ۷½ ماہ سردی ہوتی ہے۔ بارشیں بہت کم ہوتی ہیں۔ لیہہ میں اوسط بارش ۳" سالانہ ہوتی ہے۔ آب وہوا سرد وخشک ہے۔ اس علاقے کی عام پیداوار گریم (mannary) ہے جو کہ ایک قسم کا جَو (Barley) ہوتا ہے۔ تمام علاقہ پہاڑی ہے۔ اندرون علاقہ ذرائع آمد ورفت کافی دشوار ہے۔ اس لئے اس علاقہ میں سراگئے (Talk) اور گھوڑے استعمال ہوتے ہیں۔ لداخی کنٹوپ اور لمبے پٹو کے چُغے پہنتے ہیں اور اپنی زبان لداخی بولتے ہیں۔ موسمی حالات اور پانی کی قلت کی وجہ سے میلے ہوتے ہیں۔ اس علاقہ کے اہم اور مشہور مقامات میں سے لیہہ اور کرگل کے مقامات ہیں۔ ان حالات کے ہوتے ہوئے بھی ہمارے ملک میں لداخ کو کافی اہمیت حاصل ہے۔

سری نگر، کرگل، لیہہ روڈ:-

اس سڑک کے ذریعہ سے علاقہ لداخ کو وادی کشمیر سے ملایا گیا ہے۔ اس کی لمبائی ۴۳۴ کلو میٹر ہے۔ سری نگر سے کرگل تک قریباً ۲۰۴ کلو میٹر کا فاصلہ ہے۔ اسی راستہ سے علاقہ لداخ کے دُور افتادہ علاقوں تک سامان خوردنی وغیرہ پہنچایا جاتا ہے۔ اس سڑک پر اہم پڑاؤ سری نگر، سونہ مرگ، بال تل، مچھوئی، مٹائین، دراس، خربو، کرگل، ملبک، بوڑ خربو، لامایارو، خلسی، نُرلا، سسپُل، نیمو اور لیہہ (LEH) ہیں۔ یہ تمام راستہ دشوار گذار پہاڑوں میں سے گذرتا ہے۔ اس سڑک پر سفر کرتے ہوئے ایسا محسوس ہوتا ہے کہ گویا کہ کسی کتاب کے صفحے پلٹے جارہے ہوں۔ بلند ترین پہاڑی چوٹیاں زوجیلا، فوتیلا اور نمکیلا وغیرہ سر کرنی پڑتی ہیں۔ اس سڑک پر درہ زوجیلا ہے جو سطح سمندر سے ۱۱۵۷۸ فُٹ اُونچا ہے۔ یہ درہ سردیوں میں برف سے ڈھک جاتا ہے اور لداخ کے علاقے کا رابطہ وادی سے تقریباً ۶ ماہ کے لئے ٹوٹ جاتا ہے۔

مذہبی حالت:-

لداخ کی کُل آبادی ڈیڑھ لاکھ سے کچھ زیادہ ہے۔ جن میں زیادہ تر مہاتما بُدھ کے پیروکار ہیں۔ اس کے بعد شیعہ فرقہ کے مسلمانوں کا نمبر ہے۔ اور تیسرے نمبر پر سُنی مسلمان رہتے ہیں۔ لیہہ میں کچھ عیسائی بھی رہتے ہیں۔ کرگل کی زیادہ آبادی شیعہ فرقہ سے تعلق رکھنے والے مسلمانوں پر مشتمل ہے۔ اور نواحی علاقہ میں کچھ سُنی مسلمان بھی رہتے ہیں۔ کرگل میں شیعہ فرقہ کی ایک اچھی جامع مسجد ہے۔ یہاں کے شیعہ آغوں اور شیخوں کے رحم وکرم پر ہیں اور اُن کی پوری اطاعت کرتے ہیں اور مذہب کے بارے میں زیادہ واقف بھی نہیں ہیں۔ آغا لوگ خاندانی اور وراثتی رہبر کہلاتے ہیں اور شیخ اُس کو کہتے ہیں جو ایران، عراق یا کسی اور شیعہ ملک سے تعلیم حاصل کر کے آیا ہو۔ لیہہ کی نصف سے زیادہ آبادی بودھوں پر مشتمل ہے۔ اس کے بعد سُنی مسلمانوں کی آبادی ہے۔ یہاں پر سُنی مسلمانوں کی ایک جامع مسجد ہے۔

بودھ مکانوں کی علامت:-

کرگل سے آگے جوں ہی بودھ آبادی شروع ہوتی ہے تو ہر مکان پر کپڑے کی چھوٹی چھوٹی جھنڈیاں رسی کی مدد سے لٹکائی ہوئی نظر آتی ہیں۔ جن پر مہاتما بُدھ کی تعلیم لکھی ہوئی ہوتی ہے۔ ان جھنڈیوں سے بودھ مکانات پہچانے جاتے ہیں۔

بودھ عبادت گاہیں:-

زمین پر مٹی کے مربع ڈھیر بنائے گئے ہیں اور اُوپر مینار جیسا بنا ہوا ہوتا ہے۔ اسی طرح اکثر جگہوں پر پتھروں کے باندھ مربع صورت میں چالیس پچاس فٹ کہیں اس سے کم زیادہ لگائے ہوئے نظر آتے ہیں۔ اِن کی اُونچائی چار یا چھ فٹ کے قریب ہوتی ہے۔ اِن کے چھتوں پر چھوٹے چھوٹے پتھر بچھائے ہوئے ہوتے ہیں اور اُن پر بھی مہاتما بدھ کی تعلیم کندہ کی ہوتی ہے۔ انسان کی عقل حیران ہوتی ہے کہ یہ کام کتنے وقت میں ہوا ہے۔

اس کے علاوہ ان کی گمپائیں بھی فنِ تعمیر کا بہت ہی اعلیٰ نمونہ ہیں۔ یہ خانقاہوں کی طرز پر تعمیر ہوئی ہیں۔ اور ہر ایک گمپا میں مہاتما بُدھ کی مورتی بہت اعلیٰ رنگ میں رکھی ہوتی ہے۔ ان گمپاؤں میں گھی اور تیل کے چراغ کافی تعداد میں دن رات جل رہے ہوتے ہیں۔ اِن گمپاؤں کی نگرانی لاما لوگ کرتے ہیں۔ اور بُدھ لوگ یہاں پر نذرانہ وغیرہ دیتے ہیں۔

لیہہ میں بودھ، سُنی مسلمان اور عیسائی آپس میں رشتہ ناطہ وغیرہ کرتے ہیں یہاں تک کہ ایک مولوی صاحب کے متعلق معلوم ہوا کہ اس کے رشتہ دار بُدھ مت کے پیروکار ہیں۔ چونکہ یہاں پر زیادہ تر انگریز اور دوسرے غیر ملکی سیاح آتے رہتے ہیں اس لئے بودھوں میں "ہپی ازم" کی طرف رُجحان پیدا ہو گیا ہے۔ یہ سیاح عام طور پر بودھوں کے گھروں میں بطور Paying Guests کے رہتے ہیں۔ بُدھ مت کے پیرو اس مذہب کی حقیقی تعلیم سے بہت دُور جا پڑے ہیں اور بُری عادات میں مبتلا ہیں۔ شراب نوشی اور حرام کاری کی طرف سخت میلان ہے۔ گو مسلمان تاحال زیادہ متاثر نظر نہیں آرہے ہیں۔ تاہم تعلیم کی کمی کی وجہ سے وہ بھی ڈگمگا رہے ہیں۔

ہماری تبلیغی مساعی:-

سب سے پہلے کرگل میں ہمیں چند شیعہ اور سُنی مسلمانوں سے ملنے کا موقع ملا۔ انہیں باتوں باتوں میں پیغام احمدیت پہنچایا گیا اور مطالعہ کے لئے لٹریچر بھی دیا گیا۔ یہاں وادی کشمیر کے مختلف علاقوں سے آئے ہوئے ملازمین کو بھی تبلیغ کرنے اور لٹریچر دینے کا موقع ملا۔ کرگل سے کوئی چالیس میل دُور ایک جگہ "سانکو" بھی گئے۔ یہ بھی شیعہ آبادی کا گاؤں ہے۔ یہاں پر چند دوستوں سے ملنے کا موقع میسر آیا۔ یہاں پر ایک شخص مکرم غلام رسول صاحب سے ملنے کا اتفاق ہوا۔ پورے لداخ میں صرف اس شخص نے ۱۹۴۷ء سے قبل گوردا سپور جانے کے بارے میں ذکر کیا کہ ان دنوں اس کو معلوم ہوا کہ قادیان میں کسی شخص نے دعویٰ کیا ہے مگر اس کو غلط فہمی میں مبتلا کیا گیا کہ قادیان میں جنت وغیرہ بنائی گئی ہے۔ چنانچہ موقع پر اس شخص سے تفصیلی گفتگو ہوئی اور اس کے شکوک کا ازالہ کیا گیا۔ یہ شخص اچھا پڑھا لکھا ہے۔ اس کو لٹریچر بھجوایا جارہا ہے جس کا اس نے مطالبہ کیا اور وعدہ کیا کہ لٹریچر پہنچنے پر ضرور اپنے گاؤں پانیکر میں جو کہ سانکو سے آگے ہے تقسیم کرونگا۔ اس نے مزید یہ بھی بتایا کہ اُس کا پورا گاؤں سُنی مسلمانوں کی آبادی پر مشتمل ہے۔ سانکو میں کشمیر کے مسلمان ملازمین کو بھی تبلیغ کرنے کا موقع ملا۔ سانکو کا ایک لڑکا تیرہ سال قبل ایران گیا تھا اور وہاں سے فارغ التحصیل ہو کر ہماری موجودگی میں واپس اس بستی میں پہنچا۔ تمام بستی اس کے استقبال کے لئے باہر آئی تھی۔ لوگ اُس کو چومتے اور معانقہ کر رہے تھے۔ خواتین اُس کی بیوی سے مل کر خوش ہو رہی تھیں۔ اس موقع پر بھی یہاں کے لوگوں سے ملنے کا موقع میسر ہوا۔

لیہہ میں مختلف الخیال لوگوں سے ملاقات

لیہہ (LEH) پہنچنے پر ہم نے ایک جیپ (JEEP) میں ایک لاما کو آتے دیکھا۔ جیپ کے آگے آگے دو آدمی جو لاما وردی پہنے ہوئے تھے بین بجا رہے تھے۔ جونہی جیپ رُک گئی تو لاما اپنے چند ساتھیوں کے ساتھ جیپ سے اُتر گئے۔ بازار میں جتنے بھی وہاں پر بودھ موجود تھے فوراً جمع ہو کر بالکل رکوع کی صورت میں گردنیں جھکا کر کھڑے رہے اور لاما نے اپنا بازو باہر نکال کر اُن کے اوپر سے گذارا اور اور اُس کے نکل جانے پر یہ اپنے کام میں مشغول ہو گئے۔

یہاں مختلف الخیال لوگوں سے بات کرنے کا موقع ملا جن میں بودھ، شیعہ، سُنی اور ہندو بھی شامل تھے اُن کے ساتھ تفصیلی گفتگو کی اور لٹریچر دیا گیا۔

لداخ کے DEVELOPMENT

(ڈیولوپمینٹ کمشنر) COMMISSION سے ملاقات اور لٹریچر کی پیشکش :-

لداخ میں جناب الیس۔ الیس رضوی صاحب بطور ڈیولوپمینٹ کمشنر تعنیات ہیں۔ موصوف بہار کے رہنے والے ہیں اور لداخ کے آفیسر اعلیٰ ہیں۔ ان سے ملاقات کرنے کا موقع ملا۔ نہایت ادب اور خندہ پیشانی سے پیش آئے۔ موصوف نے دوران گفتگو حکومت پاکستان کے ۷ ستمبر ۱۹۷۴ء کے فیصلے کو ایک غیر منصفانہ اور غیر دانشمندانہ اقدام قرار دیا اور جماعت کی اعلیٰ تعلیم اور خدمت خلق و اشاعت اسلام کے جذبے کی سراہنا کی۔ آپ نے حضرت چوہدری سر محمد ظفر اللہ خان صاحب کی قابلیت اور خدمت کی تعریف کی اور محترم سید فضل احمد صاحب آف بہار کا ذکر بھی کیا دوران ملاقات ہم نے موصوف کی خدمت میں قرآن مجید کا انگریزی ترجمہ، لائف آف محمدؐ و دیگر لٹریچر کا تحفہ پیش کیا جس کو آپ نے بخوشی قبول کیا اور مطالعہ کرنے کا وعدہ بھی کیا۔ ان کی اہلیہ ایک انگریز خاتون ہے جس نے ہماری موجودگی میں انگریزی لٹریچر شوق سے پڑھنا شروع کیا۔

ڈسٹرکٹ لائبریری لیہہ میں لٹریچر :-

لیہہ کی ضلع سطح کی لائبریری میں تقریباً سترہ ہزار کتابیں ہیں۔ اس لائبریری کے انچارج ایک بودھ نوجوان ہیں جو تعلیم یافتہ اور شریف النفس آدمی ہیں۔ ان کی لائبریری میں رکھنے کے لئے کافی لٹریچر دیا گیا جو کہ انہوں نے قبول کیا۔ اس کے علاوہ زائد لٹریچر بھی اپنے پاس رکھا جس کو وہ مختلف لوگوں میں تقسیم کرنے کا وعدہ کر چکے اس لائبریری میں باہر کے سیاح آفیسر اور زائر وغیرہ ضرور آتے ہیں۔

بُدھسٹ فلاسفی اسکول :-

چوگلم سر میں جو لیہہ سے کوئی بارہ کلو میٹر دور ہے سرکار ایک بدھسٹ فلاسفی اسکول چلا رہی ہے۔ جس میں متعلمین کو وظیفہ بھی دیا جاتا ہے۔ یہاں پر اعلیٰ تعلیم یافتہ معلم مقرر ہیں۔ ان میں چند ایک کے ساتھ بات کرنے کا موقع ملا۔ یہاں پر ایک بہت بڑی لائبریری ہے جس میں ہزاروں کی تعداد میں کتابیں رکھی گئی ہیں۔ دو عدد قرآن شریف یوسف علی کے ترجمہ کئے ہوئے بھی ہیں۔ خوش قسمتی سے یہاں پر امرت سر مجیٹھ روڈ کے ایک سردار صاحب بطور لائبریرین متعین ہیں خوش خلق سے پیش آئے اور بدھ مت کے بارے میں مختلف کتابیں دکھائیں۔ ان کتابوں کے مصنفین اور پبلیشرز کے نام بھی نوٹ کرلئے ان کو بھی لائبریری میں رکھنے کے لئے لٹریچر دیا گیا جو انہوں نے بخوشی رکھا۔ یہاں پر ایک ریٹائرڈ الیس۔ ڈی۔ او جن کا نام محمد صاحب ہے سے ملنے کا اتفاق ہوا۔ تعلیم یافتہ ہیں۔ ان کو اچھی طرح سے تبلیغ کی گئی۔ انہوں نے اپنے گاؤں آنے کی دعوت دی تھی۔ لیکن قلت وقت کی وجہ سے ایسا کرنا ناممکن ہوا۔

لیہہ کے ایک مولوی صاحب سے بات کرنے کا موقع ملا۔ اور ان سے ایک لداخی بچہ کو مرکز میں تعلیم حاصل کرنے کی غرض سے بھجوانے کی تحریک کی گئی۔

دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس دورہ کے بہترین نتائج ظاہر فرمائے اور اس دور افتادہ علاقے کو بھی احمدیت کے نور سے منور فرمائے۔ آمین۔

دُعائے مغفرت

الحاج مکرم محمد عبد اللہ صاحب میر نائب صدر جماعت احمدیہ رشی نگر مورخہ ۲۵ کو وفات پاگئے ہیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔

مرحوم قریباً چالیس سال سے نائب صدر۔ سیکرٹری امور عامہ۔ سیکرٹری تبلیغ۔ سیکرٹری تعلیم و تربیت اور قائد مجلس خدام الاحمدیہ کے طور پر اچھے رنگ میں سلسلہ کی خدمت کرتے رہے۔ صوم و صلوٰۃ کے پابند اور تہجد گزار تھے۔

احباب جماعت دُعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کی مغفرت فرمائے اور اعلیٰ علیین میں مقام قرب عطا فرمائے۔ مرحوم نے اپنے پیچھے تین بیٹے اور تین بیٹیاں چھوڑی ہیں جو سب شادی شدہ ہیں۔ اللہ تعالیٰ پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق عطا فرمائے۔

خاکسار۔ عبد السلام لون سیکرٹری مال جماعت احمدیہ رشی نگر۔

درخواستِ دُعا

خاکسار کا ایک چھوٹا بھائی B.Sc اور دوسرا بھائی B.COM کی تعلیم حاصل کر رہے ہیں۔ ہر دو کی نمایاں کامیابی اور خادمِ دین بننے کے لئے اور میرے والد صاحب کے کاروبار میں برکت کے لئے احباب جماعت سے دُعا کی درخواست ہے۔

خاکسار۔ بشارت احمد حیدر قادیان۔

مختلف مقامات پر تبلیغی جلسے

۱۔ جماعتِ احمدیہ شیموگہ

مورخہ ۲۰ اکتوبر ۱۹۷۶ء کو مکرم مولانا شریف احمد صاحب امینی مبلغ سلسلہ احمدیہ شیموگہ تشریف لائے۔ ان کی آمد سے فائدہ اُٹھاتے ہوئے احباب جماعت کے مشورہ سے ۲۱ اکتوبر کی شب کو ۹ بجے مسجد احمدیہ شیموگہ میں ایک تبلیغی و تربیتی اجلاس زیر صدارت صدر صاحب جماعت احمدیہ شیموگہ منعقد کیا گیا۔

قرآن کریم کی تلاوت کے بعد مکرم ایس۔ یم جعفر صادق صاحب نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا منظوم کلام خوش الحانی سے پڑھ کر سنایا۔ اس کے بعد خاکسار نے تعارفی تقریر کی۔ بعدہٗ مکرم مولانا صاحب موصوف نے ڈیڑھ گھنٹہ تقریر کی۔ جس میں آپ نے سیرت النبی صلعم کے مختلف پہلوؤں پر روشنی ڈالتے ہوئے جماعت احمدیہ پر ۱۹۷۴ء کے ایک شدید ابتلاء آنے اور جماعتی ترقی اور اللہ تعالیٰ کی تائید و نصرت کے ایمان افروز واقعات سنائے۔ بعد دُعا یہ اجلاس بخیر و خوبی برخواست ہوا۔

خاکسار۔ فیض احمد مبلغ سلسلہ احمدیہ شیموگہ۔

۲۔ یادگیر

مورخہ ۲۸ مسجد احمدیہ یادگیر میں بعد نماز مغرب عشاء زیر صدارت عزیزم مکرم سیٹھ رفعت اللہ صاحب غوری سیکرٹری تبلیغ جماعت احمدیہ یادگیر محترم جناب ملک صلاح الدین صاحب ایم۔ اے وکیل المال تحریک جدید کے اعزاز میں ایک تربیتی جلسہ منعقد کیا گیا۔

جلسہ کا آغاز خاکسار (منظور احمد) کی تلاوت کلام پاک سے ہوا۔ ازاں بعد مکرم مولوی مظفر احمد صاحب فضل نے نظم پڑھی۔

اس کے بعد محترم جناب ملک صلاح الدین صاحب ایم۔ اے نے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اخلاق فاضلہ پر روشنی ڈالی۔ اور اسی طرح آپ کے ابتدائی اور فدائی صحابہؓ کا بڑے عمدہ انداز میں تذکرہ فرمایا۔ ان کی ابتدائی قربانیوں فدائیت اور اخلاص اور حضرت اقدس سے والہانہ محبت اور جاں نثاری کے نظارے واقعات کی روشنی میں بیان فرمائے اور نئی نسل کو اپنے اسلاف کے نقش قدم پر چلنے اور قربانیوں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینے کی تلقین فرمائی۔

ازاں بعد صدر محترم نے محترم ملک صاحب کا شکریہ ادا کیا۔ بعد دُعا جلسہ برخواست ہوا۔ اللہ تعالیٰ ہماری مساعی میں برکت ڈالے آمین

خاکسار۔ منظور احمد مبلغ یادگیر۔

۳۔ سرلونیا گاؤں

مکرم مولوی سید فضل عمر صاحب مبلغ انچارج کٹک مشن تبلیغی و تربیتی دورہ کی غرض سے سرلونیا گاؤں تشریف لائے۔

مولوی صاحب موصوف کے دورہ سے فائدہ اُٹھاتے ہوئے پبلک جلسہ کرنے کا پروگرام بنایا گیا۔ بالخصوص مسلمان بھائیوں کو جلسہ میں شرکت کے لئے دعوت دی گئی اور شب کو جلسہ کا پروگرام رکھا گیا۔

مورخہ ۲۹ اکتوبر شب سات بجے عاجز کی زیر صدارت جلسہ کی کاروائی شروع ہوئی۔ محترم مولوی صاحب موصوف نے سورۃ فاتحہ کی تلاوت کی اور اسی سورۃ کی روشنی میں اسلامی احکامات پر عمل کرنے کی طرف توجہ دلاتے ہوئے آپ نے تمام اختلافی مسائل پر دلچسپ مبسوط اور عالمانہ تقریر کی۔

آخر میں مولوی صاحب موصوف نے مسلمان بھائیوں کو توجہ دلائی کہ ان باتوں پر غور کریں اور دعائیں جاری رکھیں کیونکہ جماعت احمدیہ میں بہت سے لوگ خواب کی بناء پر داخل ہوئے ہیں۔

جلسہ میں ہماری اُمید سے زیادہ غیر احمدی مردوں کے علاوہ کافی تعداد میں مستورات بھی شریک ہوئیں اور جلسہ کو خاموشی سے سُنا۔

اس جلسہ کو کامیاب بنانے کے لئے خاکسار کے چھوٹے بھائی مکرم مولوی سید عبد الباری صاحب اور مقامی خدام نے تعاون کیا۔ احباب دُعا کریں کہ خدا تعالیٰ اس جلسہ کے بہترین نتائج پیدا کرے۔ آمین۔

خاکسار۔ سید کریم بخش
صدر جماعت احمدیہ سرلونیا گاؤں۔

درخواستِ دُعا

برادرم سلطان احمد صاحب آف پینگاڈی کی والدہ صاحبہ کی آنکھ کا آپریشن ہونے والا ہے احباب کرام سے ان کے آپریشن کی کامیابی اور صحت کاملہ عاجلہ کے لئے دُعا کی درخواست ہے۔

خاکسار۔ سعادت احمد جاوید قادیان۔

قادیان میں عیدالاضحیہ کی تقریب (بقیہ صفحہ)

بیٹے کو ذبح کرنے کی جگہ تم ایک دُنبہ ذبح کردو، اور آئندہ کے لئے اس سنّت پر تاقیامت عمل درآمد ہوتا رہے گا۔ جو یادگار ہوگی اُس ذبح عظیم کی جس کے لئے تم دونوں باپ بیٹے شرح صدر سے تیار ہوگئے۔۔!

محترم صاحبزادہ صاحب نے فرمایا پس اس یادگار کو قائم رکھتے ہوئے آج کے دن اپنے دلی خلوص اور قربانی کی رُوح کے اظہار کے لئے جانوروں کی قربانیاں ہزاروں ہزار کی تعداد میں کی جاتی ہیں۔ مگر ان سب قربانیوں کا نہ تو گوشت اور نہ ہی خون خدا کو پہنچتا ہے البتہ ان کی تہہ میں قربانی کرنیوالوں کے دلوں میں جو جذبہ اور رُوح اطاعت لامر اللہ کی ہوتی ہے اور جو تقویٰ ان کے دلوں کی گہرائی میں پایا جاتا ہے اسی کے پیش نظر جانوروں کی قربانی کو ظاہری نشان کے طور پر مقرر کیا گیا ہے کیونکہ دُنیا کی تمام اشیاء انسان کی خدمت کے لئے بنائی گئی ہیں اور پالتو جانور جن کی قربانی کی جاتی ہے یہ بھی انسان کی ملکیت اور اُس کی خدمت گزار اشیاء میں سے ہیں اور متقی انسان خدا کی راہ میں اپنی مملوکہ اشیاء کی قربانی دیتا ہے۔

اس کے بعد محترم صاحبزادہ صاحب نے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد فرمودہ خطبہ عیدالاضحیہ مطبوعہ اخبار بدر بجریہ ۲۵ نومبر ۱۹۷۶ء پڑھ کر سُنایا دوسرے خطبہ میں اجتماعی دُعا سے قبل محترم صاحبزادہ صاحب نے سیدنا حضرت اقدس ایدہ اللہ تعالیٰ کے پیغام کے مضمون کا اعادہ کرتے ہوئے احباب جماعت کو جلسہ سالانہ ربوہ کی کامیابی کے لئے خصوصی دُعائیں کرتے رہنے کی تلقین فرمائی نیز حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی۔ حضرت سیدہ نواب امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی صحت، درازیٔ عمر اور ان مبارک وجودوں کے تادیر ہم میں موجود رہنے کے لئے دُعا کی تحریک کی۔ اسی طرح جماعت کے مریضوں کے لئے دُعائے صحت کی تحریک فرمائی۔ آخر میں آپ نے فرمایا کہ بیرونی ممالک کے جن دوستوں نے مرکز قادیان میں اپنی قربانی ذبح کرنے کے لئے انتظام کروایا، ان کے حق میں بھی دُعائیں کی جائیں۔ اللہ تعالیٰ ان سب بھائی بہنوں کی قربانیوں کو قبول کرے اور اُن کے جذبہ خلوص میں برکت ڈالے اور اُن کو دینی و دُنیوی نعماء سے نوازتا رہے۔!

غالباً یہ پہلا موقعہ تھا جب کہ عیدالاضحیہ کی تقریب کے وقت حضرت مولانا عبدالرحمٰن صاحب فاضل امیر جماعت احمدیہ قادیان۔ قادیان میں موجود نہیں۔ چونکہ آپ پاسپورٹ پر ربوہ تشریف لے گئے ہیں۔ محترم صاحبزادہ صاحب نے حضرت مولانا صاحب کی صحت وسلامتی اور ان کے بابرکت وجود کے تادیر سلامت رہنے کے لئے بھی دُعا کی تحریک کی۔

خطبہ کے بعد آپ نے تمام احباب سمیت اجتماعی دُعا کرائی اور سب احباب محترم صاحبزادہ صاحب سے اور آپس میں مصافحہ ومعانقہ کرتے ہوئے اور عید مبارک کا مبارک تحفہ دیتے ہوئے واپس لوٹے۔

عید کی قربانیاں

سُنّت نبوی پر عمل کرتے ہوئے عیدالاضحیہ کی نماز کے بعد عید کے تینوں روز ۸۰ جانور اجتماعی طور پر قربانی کے ذبح کئے گئے اور ۱۸ جانور انفرادی طور پر ذبح کئے گئے۔

اللہ تعالیٰ ان قربانیوں کو قبول فرمائے اور ہم سب کو قربانی کی اصل رُوح کو سمجھنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

جماعتی چندے سرکاری انکم ٹیکس سے مستثنیٰ ہوگئے!

مرکزی حکومت ہند نے اپنے ایک فیصلہ کے ذریعہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کو مذہبی اور خیراتی ادارہ تسلیم کرتے ہوئے انکم ٹیکس ایکٹ سے مستثنیٰ قرار دے دیا ہے۔ حکومت کا یہ فیصلہ دی گزٹ آف انڈیا مورخہ ۶/۱۱/۷۶ صفحہ ۳۸۵۹ زیر S.O-4058 شائع ہوچکا ہے۔

حکومت کے اس فیصلہ کی روشنی میں تمام احباب جماعت کو اس امر کی اطلاع دی جاتی ہے کہ اُن کی طرف سے جس قدر چندہ جات صدر انجمن احمدیہ کی مختلف مدات میں ادا کئے جاتے ہیں وہ بھی انکم ٹیکس سے مستثنیٰ ہوں گے۔ اس لئے حکومت کے فیصلہ سے وہ تمام احباب جماعت جو انکم ٹیکس ادا کرتے ہیں فائدہ اُٹھائیں۔ جس کا مطلب یہ ہے کہ احباب جماعت اپنے جماعتی چندوں کو اپنی کُل آمد سے منہا کرنے کے بعد انکم ٹیکس کا حساب کتاب کریں گے۔ اور عندالضرورت اپنے یہاں کے انکم ٹیکس آفیسر کو مرکزی حکومت کے مذکورہ فیصلہ سے آگاہ کرکے حکومت کی طرف سے دی گئی رعایت سے فائدہ اُٹھانے کی کوشش کریں گے۔

ناظر بیت المال آمد قادیان

اَخبارِ قادیان

•۔ مورخہ ۲۲/۱۱/۷۶ کو محترمہ اکبری خانم اسمٰعیل صاحبہ لندن سے زیارت مقامات مقدسہ کی غرض سے قادیان تشریف لائیں اور قادیان میں عید مناکر مورخہ ۶/۱۲/۷۶ کو براستہ واہگہ بارڈر ربوہ تشریف لے گئیں۔

•۔ مورخہ ۱/۱۲/۷۶ کو مکرم مولوی ابوبکر خان صاحب۔ مکرم شریف احمد صاحب تابو اور مکرم اسمٰعیل صاحب ماریشس سے مقامات مقدسہ کی زیارت کی غرض سے تشریف لائے اور قادیان میں عید پڑھ کر مورخہ ۴/۱۲/۷۶ کو براستہ واہگہ بارڈر ربوہ تشریف لے گئے۔ اسی طرح مکرم ابوطالب صاحب آف ماریشس بھی مع اہل وعیال انہی کے ساتھ مورخہ ۴/۱۲/۷۶ کو ربوہ تشریف لے گئے۔ آپ مورخہ ۲۴/۱۱/۷۶ کو قادیان تشریف لائے تھے۔

•۔ مورخہ ۲۹/۱۱/۷۶ مکرم فضل الٰہی خان صاحب نائب ناظر امور عامہ قادیان اپنے پاسپورٹ پر ربوہ تشریف لے گئے ہیں۔

•۔ مورخہ ۶/۱۲/۷۶ کو مکرم چوہدری بدرالدین صاحب عامل جنرل سیکرٹری لوکل انجمن احمدیہ قادیان، اپنے پاسپورٹ پر ربوہ تشریف لے گئے۔ ان کے ساتھ مکرم ملک نذیر احمد صاحب پشاوری مرحوم درویش کی بیٹی عزیزہ قمر النساء اپنی شادی کے سلسلہ میں پاسپورٹ پر ربوہ کے لئے رخصت ہوئیں۔ مورخہ ۴/۱۲/۷۶ کو ملک صاحب مرحوم کے مکان میں بہنیں جمع ہوئیں اور محترمہ صدر صاحبہ لجنہ اماء اللہ مرکزیہ نے اجتماعی دُعا کرائی۔

•۔ مورخہ ۵/۱۲/۷۶ کو مکرم محمود احمد صاحب لندن سے زیارت مقامات مقدسہ کی غرض سے قادیان تشریف لائے۔

•۔ مکرم سید محمد شریف شاہ صاحب تاحال مکمل طور پر صحتیاب نہیں ہوئے۔ احباب دُعا فرمائیں۔

ہر قسم اور ہر ماڈل

کے موٹر کار۔ موٹر سائیکل۔ سکوٹرس کی خرید وفروخت اور تبادلہ کے لئے "آٹو ونگس" کی خدمات حاصل فرمائیے!

آٹو ونگس

AUTOWINGS
32. SECOND MAIN ROAD
C.I.T. COLONY,
MADRAS.
600004.
PHONE NO 76360.

سینگوں اور گھاس سے تیار کردہ دلآویز مصنوعات

۱۔ سینگ اور ہڈی سے تیار کردہ پرندوں اور جانوروں کی دلآویز شکلیں۔
۲۔ گھاس سے تیار کردہ منارۃ المسیح۔ مسجد اقصیٰ۔ مختلف مناظر۔ دُنیا بھر کی مساجد احمدیہ اور مشن ہاؤسز کی تصاویر جو تبلیغی فوائد بھی رکھتی ہیں۔
۳۔ عید مبارک کے کارڈ اور دیگر تصاویر

•۔ خط وکتابت کا پتہ:۔

THE KERALA HORNS
EMPORIUM.
T.C. 38/1582 MANACAUD
TRIVANDRUM.
(KERALA)
PIN. 695009.

PONE NO. 2351
P.B. NO. 128
CABLE:—
"CRESCENT"

انتخاب عہدیداران جماعتہائے احمدیہ بھارت

برائے سال ۱۹۷۷ء و ۱۹۸۰ء

جملہ عہدیداران جماعت ہائے احمدیہ بھارت کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ ان عہدیداران کے تقرر کی منظوری کی میعاد ۳۰ اپریل ۱۹۷۷ء کو ختم ہو رہی ہے لہٰذا اس تاریخ سے پہلے پہلے آئندہ تین سال (مئی ۱۹۷۷ء تا اپریل ۱۹۸۰ء) کے لئے جملہ عہدیداران کا انتخاب کروا کر نظارت ہٰذا کی منظوری حاصل کر لی جانی ضروری ہے۔ لہٰذا اُمراء اور صدر صاحبان سے گزارش ہے کہ وہ مہربانی فرما کر اپنی اپنی جماعت کے نئے عہدیداران کا حسبِ قواعد انتخاب کرکے اس کی مفصل رپورٹ نظارت ہٰذا میں بغرض ضروری کارروائی بھجوا دیں۔ اس غرض کے لئے صدر انجمن احمدیہ قادیان کی طرف سے شائع شدہ قواعد و ضوابط کی ایک ایک کاپی جملہ جماعت ہائے احمدیہ بھارت کے اُمراء اور صدر صاحبان کی خدمت میں بھجوائی جا رہی ہے۔ انتخاب کی کارروائی شروع کرنے سے قبل ان قواعد و ضوابط کا بغور مطالعہ کر لیا جائے اور بوقت انتخاب ان کو ملحوظ رکھا جائے اور رپورٹ بھجواتے وقت اس میں خاص طور پر یہ نوٹ لکھا جائے کہ عہدیداران کے انتخاب کی کارروائی میں ان قواعد و ضوابط کو ملحوظ رکھا گیا ہے۔

(۲) نیز مجلس مشاورت ۱۳۴۹ ہش (۱۹۷۰ء) کے فیصلہ اور حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ارشاد کے مطابق ان انتخابات میں مندرجہ ذیل امور کو بھی ملحوظ رکھا جائے:۔

(الف) موجودہ اُمراء اور صدر صاحبان کے نام صرف اسی صورت میں دوبارہ پیش ہو سکیں گے کہ انہیں قرآن کریم ناظرہ آتا ہو اور اپنی جماعت کے کم از کم ۳۳ فیصدی احباب کے لئے قرآن کریم پڑھانے کا انتظام کر دیا گیا ہو۔

(ب) دیگر عہدیداران جماعت کے لئے ضروری ہوگا کہ وہ قرآن مجید ناظرہ جانتے ہوں بصورتِ دیگر ان کا نام کسی عہدہ کے لئے پیش نہیں ہو سکے گا۔

(۳) نظارت ہٰذا امید کرتی ہے کہ اُمراء و صدر صاحبان جماعت ہائے احمدیہ آئندہ سہ سالہ انتخابات کے لئے حضور اقدس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ان ارشادات اور سابقہ قواعد کی روشنی میں انتخابات کی کارروائی کی تکمیل کریں گے۔ ایٹم نمبر ۲ میں مندرجہ ارشادات قبل ازیں نظارت ہٰذا کی طرف سے اخبار بدر کی اشاعتوں میں شائع ہوتے رہتے ہیں۔ لہٰذا بوقت انتخاب ان ارشادات کو بھی ملحوظ رکھنا ضروری ہے۔ اللہ آپ سب کے ساتھ ہو اور ہمیشہ حافظ و ناصر رہے۔ آمین۔

نوٹ:۔ مبلغین سلسلہ اور انسپکٹران بیت المال و انسپکٹران تحریک جدید و وقف جدید سے توقع کی جاتی ہے کہ وہ اپنے دوروں میں جس جماعت میں جائیں، ان قواعد کے ماتحت عہدیداران کا انتخاب کرائیں گے۔ ان کو خود انتخاب میں حصہ لینے کی اجازت نہیں۔ ان کا کام اس امر کی نگرانی کرنا ہے کہ اجلاس کی کارروائی حسبِ قواعد ہو رہی ہے۔ اجلاس میں شامل ہو سکتے ہیں۔ اگر کوئی خلافِ قاعدہ کارروائی ہو تو صدر اجلاس کو مناسب رنگ میں توجہ دلا سکتے ہیں۔

ناظر اعلیٰ قادیان

مالی خدمت دین کا نصف حصہ ہے

حضرت مرزا بشیر احمد صاحب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:۔

میرا ہمیشہ یہ خیال رہا ہے کہ اس زمانہ میں خصوصاً اور ویسے عموماً مالی خدمت دین کا نصف حصہ ہے۔ اس لئے قرآن مجید نے اپنی ابتداء میں ہی جو صفت متقیوں کی بیان فرمائی ہے اس میں ان کی ذمہ داریوں کا خلاصہ ان الفاظ میں کیا ہے۔

وَيُقِيمُونَ الصَّلٰوةَ وَمِمَّا رَزَقْنٰهُمْ يُنْفِقُونَ

یعنی متقی تو وہ ہیں جو ایک طرف تو خدا کی محبت میں اس کی عبادت بجا لاتے ہیں اور دوسری طرف اپنے خداداد رزق سے دین کی خدمت میں خرچ کرتے ہیں۔

اس آیت میں گویا دینی فرائض کا پچاس فیصد حصہ انفاق فی سبیل اللہ کو قرار دیا گیا ہے چنانچہ یہی وجہ ہے کہ قرآن مجید نے جہاں جہاں اعمال صالحہ کی تلقین فرمائی ہے وہاں ہر مقام پر لازماً صلوٰۃ اور زکوٰۃ کو خاص طور پر نمایاں کرکے بیان کیا ہے۔

ناظر بیت المال آمد قادیان

جلسہ سالانہ کے بعد واپسی سفر کے لئے ریلوے ریزرویشن

جو دوست جلسہ سالانہ قادیان سے فارغ ہونے کے بعد واپسی پر اپنی ریلوے سیٹیں یا برتھ جلسہ سالانہ کے انتظام کے ماتحت ریزرو کروانا چاہتے ہوں، وہ فوری طور پر اطلاع دیں تا اُن کی سیٹیں یا برتھ حسب حالات ریزرو کروائی جا سکیں۔ اور ساتھ ہی رقم بھی ضرور بھجوا دیں۔ اس سلسلہ میں حسب ذیل امور کی وضاحت ضروری ہے:۔

(۱) تاریخ واپسی (۲) نام سٹیشن جس کے لئے ریزرویشن درکار ہے۔ (۳) درجہ (۴) نام سفر کنندہ (۵) جنس (یعنی مرد یا عورت۔ بچہ یا بچی) (۶) عمر (۷) پورا یا نصف ٹکٹ۔ (۸) ٹرین کا نام جس کے لئے ریزرویشن درکار ہے۔

خدا تعالیٰ سب کا حافظ و ناصر ہو اور سفر کو موجب برکت بنائے۔ آمین۔

افسر جلسہ سالانہ قادیان

امرتسر اور قادیان کے درمیان ریلوے ٹرین کے اوقات!

جلسہ سالانہ پر آنے والے احباب کی سہولت کے لئے امرتسر سے قادیان تک چلنے والی ریل گاڑیوں کے اوقات درج ذیل کئے جاتے ہیں:۔

نمبر شمار	روانگی از امرتسر	رسیدگی قادیان	نمبر شمار	روانگی از قادیان	رسیدگی امرتسر
۱۔ صبح پہلی گاڑی	۵ — ۳۰	۷ — ۳۰	۱۔ پہلی گاڑی	۸ — ۱۰	۱۰ — ۰۰
۲۔ دوپہر دوسری گاڑی	۱۵ — ۰۰	۱۷ — ۲۰	۲۔ دوسری گاڑی	۲۰ — ۲۰	۲۲ — ۳۰

نوٹ ۱: امرتسر سے سیدھی قادیان کے لئے صرف دو گاڑیاں چلتی ہیں۔ اسی طرح قادیان سے امرتسر تک بھی صرف دو گاڑیاں چلتی ہیں۔ جن کے اوقات اوپر درج ہیں۔

۲: شام کو ایک گاڑی امرتسر سے ۱۷-۴۵ پر چلتی ہے جو ۱۸-۴۵ پر بٹالہ پہنچتی ہے۔ اس وقت بٹالہ سے قادیان کے لئے گاڑی مل جاتی ہے یہ گاڑی بٹالہ سے ۱۹-۱۵ پر چل کر ۱۹-۵۰ پر قادیان پہنچ جاتی ہے۔

۳: امرتسر سے بٹالہ تک ہر پانچ منٹ بعد بس چلتی ہے اور بٹالہ سے قادیان تک ۲۵ بسیں چلتی ہیں۔ چونکہ جلسہ پر آنے والے احباب کے ہمراہ سامان اور بستر وغیرہ ہوتے ہیں۔ اس لئے بسوں پر سفر اس لحاظ سے تکلیف دہ ہے کہ بٹالہ میں بس تبدیل کرنا پڑتی ہے۔

اللہ تعالیٰ حضرت مہدی علیہ السلام کے مہمانوں کا سفر و حضر میں ہر طرح حافظ و ناصر رہے۔ آمین۔

افسر جلسہ سالانہ قادیان

اعلانِ نکاح

مورخہ ۷ کو عزیزہ بشریٰ صاحبہ بنت خاکسار سید محمد شاہ سیفی۔ بیج بہاڑہ کشمیر کے نکاح کا اعلان ہمراہ مکرم غلام نبی صاحب ابن مکرم عبد الغفار صاحب، مبلغ سات ہزار روپے حق مہر کے عوض مکرم مولوی عبد الرحیم صاحب نے پڑھا۔ اور مورخہ ۱۶ کو رخصتانہ عمل میں آیا۔

احباب دُعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو جانبین کے لئے باعثِ برکت بنائے۔

اس خوشی کے موقع پر مبلغ ۵/- روپے اعانت بدر اور ۵/- روپے شکرانہ فنڈ میں ادا کئے گئے ہیں۔

خاکسار

سید محمد شاہ سیفی۔ بیج بہاڑہ کشمیر